عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۵ تا ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۱

قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کرنے کی مزاحمت کی جائیگی

قادیانیوں کو آئینِ پاکستان کا پابند بنایا جائے

قادیانیت کی مظلومیت کا پروپیگنڈہ پاکستان اور اسلام کے خلاف سازش ہے

پندرھویں ختمِ نبوّت کانفرنس ربوہ کی تفصیلی رپورٹ

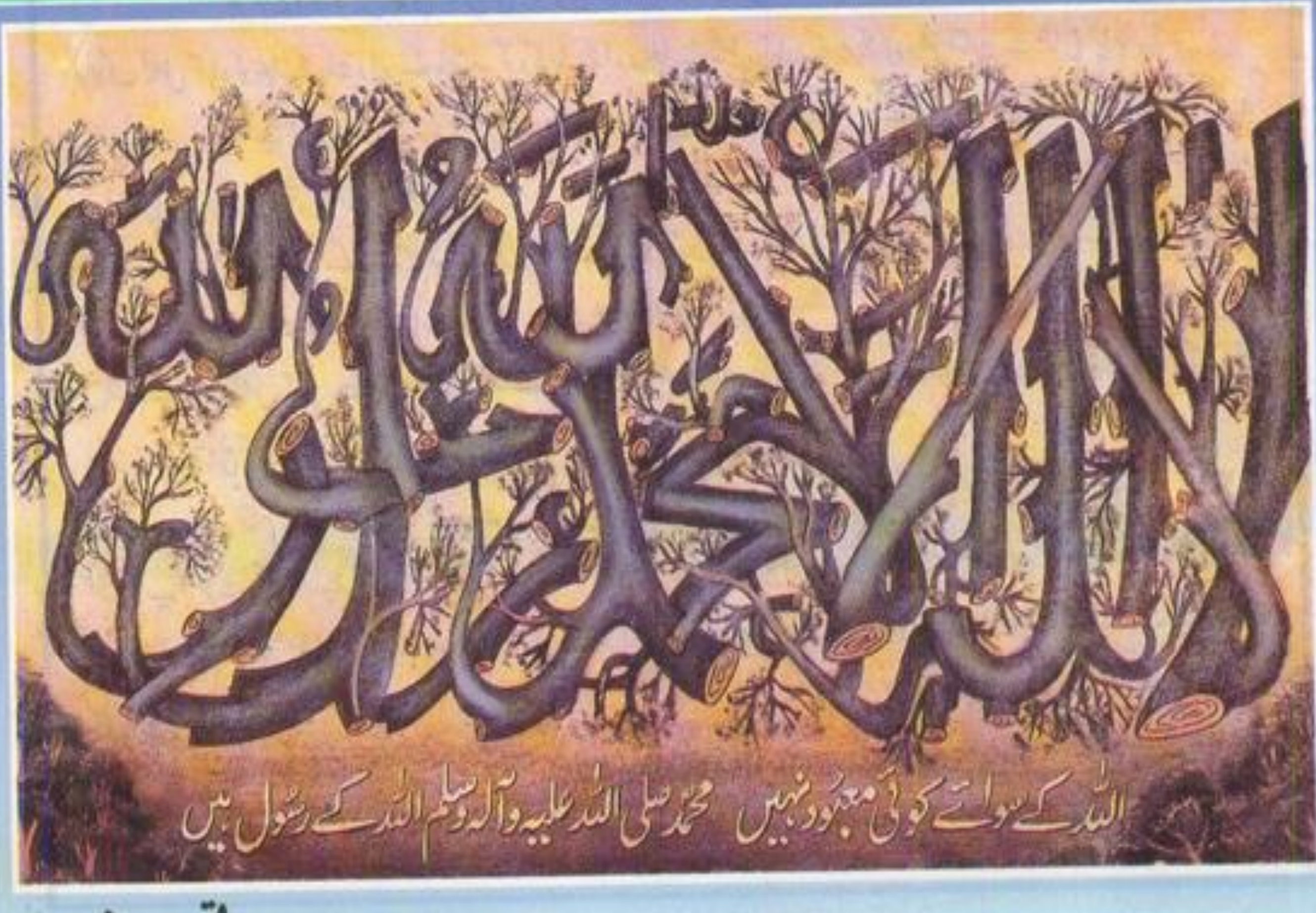

قیمت: ۵ روپے

ایک ضروری اعلان و خوشخبری

ماہنامہ "لولاک"

کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفت وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ تیں' پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنا دیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ ----- گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہو گیا تھا' جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد' ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ھ میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کر دیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ ----- حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات' آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہوگی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ ----- فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہوگا۔ زر مبادلہ' ضخامت' مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ' علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵
شمارہ نمبر ۲۱

۵ تا ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۱۹ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء

REGD. NO. SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و ترتیب
ارشد دوست محمد ○ محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کی واپسی...... قابل مذمت اقدام ۴
پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد ۹
کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں ۱۰
عقیدہ ختم نبوت کا مضمون نصاب میں شامل کیا جائے ۱۲
فرزندان دیوبند ۱۳
کھیلوں کے کلب اور کوچنگ سینٹر کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے ۱۴
تعلیم الاسلام کالج قادیانیوں کو دینے کی مزاحمت کی جائے گی ۱۶
حقوق کس کے متحفظ کیا؟ ۱۷
گستاخ رسول کی شرعی سزا ۱۸
ویزشن ۲۰

قیمت ۵ روپے

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے
سہ ماہی ۶۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۴۰ ڈالر امریکی ○ یورپ اور افریقہ ۳۰ ڈالر امریکی
○ متحدہ عرب امارات، انڈیا ۲۰ ڈالر امریکی
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک پرانی نمائش نمبر ۸-۲۷۰۵
کراچی پاکستان ارسال کریں

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122_583486
فیکس 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ برنس گارڈن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کے تعلیمی اداروں کی واپسی .... قابل مذمت اقدام

اس فیصلے کی مزاحمت کی جائے گی

موجودہ غیر شرعی حکومت نے جہاں بہت سارے غیر شرعی اقدامات کئے ان ہی میں سے قومی تحویل میں لئے گئے تعلیمی اداروں کو غیر مسلم اقلیت کو واپس دینے کا اقدام بھی ہے ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں یہ تعلیمی ادارے بدعنوانیوں اور دیگر بڑی گڑبڑ کرانے کے اقدام کی بناء پر قومی تحویل میں لے لئے گئے تھے انہی اداروں میں قادیانیوں کے تعلیمی ادارے تعلیم الاسلام ہائی اسکول' تعلیم الاسلام کالج' نصرت گرلز ہائی اسکول' نصرت گرلز کالج بھی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان اداروں کو بھی قادیانیوں کو واپس کیا جارہا ہے اور مصدقہ اطلاعات کے مطابق رقم کا تعین کر کے قادیانیوں کی جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ رقم جمع کرادیں۔ ایک اطلاع کے مطابق رقم جمع کرادی گئی ہے۔ بہرحال رقم جمع کرادی گئی ہو یا رقم دینے کی ہدایت کی گئی یا واپسی کا فیصلہ کر کے قادیانیوں کو مطلع کر دیا گیا ہے یا مطلع کیا جارہا ہے ان تمام باتوں میں اس بات کا فیصلہ موجود ہے کہ یہ تعلیمی ادارے قادیانیوں کے حوالے کئے جارہے ہیں اور یہی فیصلہ ہر اعتبار سے غلط اور ناقابل قبول ہے اور مسلمان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس فیصلہ کی راہ میں رکاوٹ بنے گی' یہاں پر دو مسئلے ہیں۔ ایک تعلیمی اداروں کی واپسی اور دوسرا تعلیمی اداروں کو قادیانیوں کی تحویل میں دینا۔ جہاں تک پہلے مسئلہ کا تعلق ہے۔ ہمارے خیال میں مسلم ملک میں تعلیمی اداروں کا قیام مسلم حکومت اور مسلمان انتظامیہ کے ذمہ ہے ایک فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ ان کی جان و مال کی حفاظت کرے اور نبی اکرم ﷺ نے جب مدینۃ النبی ﷺ کی اسلامی ریاست تشکیل دی تو مسلمان اور غیر مسلم تمام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کی۔ تاریخ ایک مثال بھی ایسی نہیں پیش کرسکتی کہ مدینہ منورہ کی ریاست میں کسی غیر مسلم شخص کو قتل کیا گیا ہو یا ان کے مال کو لوٹا گیا ہو بلکہ اگر ایسا کوئی واقعہ پیش آیا تو نبی اکرم ﷺ نے قانون اسلامی کے مطابق غیر مسلم کے حق کی حفاظت کی۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کا کسی معاملہ میں اختلاف ہوگیا۔ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فریقین کی باتیں سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے واپسی میں مسلمان نے کہا کہ اس فیصلہ میں مجھے اشکال ہے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہودی اور مسلمان پہنچے اور اپنا فیصلہ پیش کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ فرمانے لگے تو یہودی نے بطور اطلاع کے کہدیا کہ حضور ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا لیکن یہ مسلمان اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو مسلمان حضور ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا اس کا فیصلہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کرتی ہے۔ اس واقعہ سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ نے یہودی ہونے کے باوجود اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی کے مقابلے میں مسلمان کی صرف اس بناء پر گردن اڑادی کہ حضور ﷺ کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ تو اسلامی ریاست کی جس طرح ذمہ داری ہے کہ وہ غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کرے اسی طرح تعلیمی انتظام کی ذمہ داری بھی فلاحی حکومت پر ہے' صرف ان کو اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ اپنی مذہبی تعلیم اپنی عبادت گاہوں اور اپنے مخصوص تعلیمی اداروں میں حاصل کریں۔ کوئی فلاحی ریاست بھی غیر مسلم اقلیت کو ایسے ادارے بنانے کی اجازت نہیں دے سکتی جن میں وہ اپنی اقلیت کے علاوہ اس ملک کے یا کسی کے دین

یا نظریات کو بدلنے یا اس ملک کے خلاف سازشیں تیار کریں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے "مسجد ضرار" کو ڈھانے کا حکم صادر فرمایا۔ کسی نے اعتراض بھی کیا کہ حضور ﷺ مسجد کیسے ڈھائیں گے تو اللہ تعالی کی طرف سے حکم نازل ہوا کہ جو مسجد مسلمانوں کے مقابلے میں کفر کی تبلیغ۔ مسلمانوں کے درمیان تفریق اور انتشار پیدا کرنے کے لئے اور مسلمانوں کے مخالفین کی امداد اور تعاون کی منصوبہ سازی کے لئے بنائی جائے ایسی مسجد کو ڈھایا جائے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگرانی میں اس مسجد کو ڈھادیا۔ مندرجہ بالا حوالے کی روشنی میں حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ کہ غیر مسلم اقلیتوں کو تعلیمی ادارے واپس کئے جائیں گے کسی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ پاکستان میں جو ادارے غیر مسلم اقلیتوں نے بنائے ہیں اس میں زیادہ تر ادارے مشنری طرز پر ہیں خصوصاً" عیسائیوں کے تمام ادارے اس مقصد کے لئے قائم کئے گئے ہیں کہ اس کے ذریعہ عیسائیت کی تعلیم دی جائے۔ یہ ادارے صرف ان غیر مسلم اقلیتوں کی تعلیم کے لئے مخصوص نہیں ہوتے۔ بلکہ ان اداروں میں بعض جگہ تو غیر مسلم پڑھتے ہی نہیں تمام کے تمام مسلمان ہوتے ہیں اور ان کو عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے ہماری اطلاع کے مطابق کراچی کے بعض عیسائی اسکولوں میں بائبل کے تعلیمی اوقات میں اسکول میں پڑھنے والے تمام طالب علموں کی شرکت لازمی ہے۔ اس طرح اسمبلی میں لازمی طور پر بائبل کی ایک دعا یاد کرائی جاتی ہے اور اس اسمبلی میں اسکول کے تمام طلباء لازمی طور پر شریک ہوتے ہیں۔ جب یہ صورتحال ہو تو ایسے اسکول کی اسلامی معاشرہ میں کس طرح اجازت دی جاسکتی ہے۔ انگریزی دور حکومت میں علمائے کرام نے انگریزی تعلیم کی جو مخالفت کی تھی اور جن کی وجہ سے ان علمائے کرام کو بہت طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا تھا کہ علمائے کرام مسلمانوں کی ترقی کے مخالف ہیں۔ کنویں کے مینڈک ہیں۔ مسلمانوں کو چودہ سو سال پیچھے لے جانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کے آلہ کار بن کر مسلمانوں کو پسماندہ رکھنا چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ علمائے کرام نہ ترقی کے مخالف تھے اور نہ انگریزی زبان سیکھنے کے مخالف۔ خود حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ وہ دیگر زبانوں پر عبور حاصل کریں تو علمائے کرام کیسے کسی زبان کے مخالف ہوسکتے ہیں' لیکن بات دراصل یہ ہے کہ اس وقت انگریزی دور حکومت تھا۔ انگریز مسلمانوں کے حکمران اور مسلمان غلاموں کی حیثیت سے رہ رہے تھے۔ ان اسکولوں کی حیثیت حکمرانوں کے اسکولوں کی تھی اور اگر مسلمان ان اسکولوں میں تعلیم حاصل کریں گے تو انگریزی تعلیم کے بجائے انگریزی حکمرانوں کا مذہب قبول کریں گے ان کو عیسائی مذہب کی تعلیم دی جائے گی اس بناء پر ایسے اسکولوں میں تعلیم سے روکا گیا تھا نہ کہ انگریزی تعلیم سے۔ علمائے کرام کہتے تھے کہ اپنے اسکول قائم کرکے انگریزی پڑھائیں۔ بہرحال یہ تو صرف غیر مسلم اقلیت کے اسکول قائم کرنے اور ان کے اسکول واپس کرنے کا مسئلہ تھا اس وقت موضوع بحث مسئلہ قادیانیوں کو ان کے اسکول واپس کرنے کا ہے جس سے مسلمانوں میں بہت زیادہ اضطراب اور تشویش پائی جاتی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سر ظفراللہ وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ قادیانی ہونے کی حیثیت سے وہ پاکستان سے زیادہ اپنے جھوٹے نبی کے خلیفہ اور اپنے جماعتی سربراہ کے زیادہ وفادار تھے' کیونکہ ہر قادیانی یہ حلف نامہ بھرتا ہے کہ وہ اپنے سربراہ کا وفادار رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جب قائد اعظم محمد علی جناح کے جنازے کا وقت آیا تو سر ظفراللہ نے نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا۔ اس سر ظفر اللہ کی کوششوں سے قادیانیوں کو معمولی رقم کے عوض ربوہ جیسی قیمتی زمین الاٹ کی گئی۔ تحقیق کے مطابق ایک روپیہ ایکڑ کے حساب سے یہ زمین جماعت احمدیہ کو الاٹ کی گئی اور اب تک یہ زمین احمدیہ جماعت کے نام الاٹ ہے۔ بہرحال قادیانیوں نے ربوہ کو اپنا مرکز بنالیا اور قادیان کے بجائے اپنی تمام سرگرمیاں ربوہ سے شروع کردیں۔ ایک طرح سے ربوہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا اڈا بن گیا۔ اس علاقے میں حکومت پاکستان کے قوانین کے بجائے قادیانی جماعت کے سربراہ کے قوانین چلتے تھے۔ ان کی حفاظتی فورس اپنی تھی۔ پولیس تک صرف قادیانی مقرر کئے جاتے' ڈاک خانے وغیرہ کا عملہ تک قادیانی مقرر کیا جاتا۔ اسٹیشن کا عملہ بھی قادیانی تھا۔ اگر خدانخواستہ کبھی کوئی مسلمان بھرتی ہوکر آجاتا تو قادیانی اس کو تنگ کرکے نکال دیتے۔ قادیانیوں کو جو مکانات دیئے گئے وہ تمام کے تمام جماعت احمدیہ کے اپنے تھے اگر کوئی قادیانی مسلمان ہوجاتا تو اس پر ربوہ کی زمین تنگ کردی جاتی۔ بعض دفعہ قتل تک کردیا جاتا۔ ان قادیانیوں نے اپنے دو اسکول اور دو کالج قائم کئے۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول' نصرت گرلز اسکول۔ تعلیم الاسلام کالج' نصرت گرلز کالج۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حکومت کو متنبہ کرتی رہی کہ قادیانی پاکستان کی دفاعی اور دینی دونوں محاذوں پر حملہ آور ہیں اور یہ تعلیمی ادارے اس کے سب سے بڑے اڈے ہیں۔ دفاعی اس لحاظ سے کہ قادیانی جماعت کی طرف سے بار بار اس بات کا اعادہ کیا جارہا ہے کہ تقسیم پاکستان عارضی مسئلہ ہے۔ دوبارہ اکھنڈ بھارت بنے گا اور قادیان پھر مرکز قادیانیت ہوگا اس بناء پر قادیانیوں کے بعض

سربراہوں اور سرکردہ لوگوں کی لاشیں ربوہ میں امانت کے طور پر دفن کی گئیں ہیں۔ اس طرح کلیدی آسامیوں پر فائز افراد کو ہدایت کی گئی کہ وہ حکومت کی وفاداری کے بجائے جماعت احمدیہ کے وفادار رہیں اور ملکی حکم کے مقابلے میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کا حکم ہو تو جماعت کے سربراہ کے حکم کو ترجیح دی جائے چاہئے حکومت اور ملک کو نقصان پہنچے اس طرح مرزا محمود نے ۵۲ء میں واضح اعلان کیا کہ ۵۲ء گذرنے نہ پائے کہ بلوچستان احمدیوں کے قبضہ میں آجائے۔ گویا بلوچستان جیسے مستحکم دفاعی مورچہ کو پاکستان سے الگ کرکے قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری کی جارہی تھی۔ دینی محاذ پر اس طرح کہ قادیانی جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں جاری تھیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو کافر بنا کر قادیانی بنادیا جائے اور ان تمام سرگرمیوں کے سب سے بڑے مراکز یہ تعلیمی ادارے تھے۔ انہی اداروں میں نوجوانوں کو خصوصی طور پر تیار کرکے "فرقان فورس" کے نام سے ایک مسلح قوت تیار کی جارہی تھی جو ملک کے مختلف حصوں میں فسادات کے لئے بھیجی جاتی۔ ربوہ کے حفاظتی اقدامات کرتی۔ اس فورس کا سربراہ مرزا طاہر تھا۔ اور اس کی قیادت اور حکم سے ۷۴ء میں ہزاروں قادیانی نوجوانوں نے نشتر کالج کے معصوم اور نہتے طلباء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر بربریت اور ظلم کا نشانہ بنایا تھا۔ بہرحال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے اقلیت کے مطالبے کے ساتھ ساتھ ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کرتی رہی، لیکن مدتوں مطالبات کو ٹال کر قادیانیوں کی ملک اور اسلام دشمنی پر پابندی لگانے کے بجائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمائے کرام کے خلاف کارروائیاں کی جاتیں ۱۹۵۳ء کی تحریک میں قادیانیوں کے بجائے مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کی لیکن ۷۴ء میں آخرکار مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک کامیاب ہوئی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دے دیا گیا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا گیا اسی دوران ذوالفقار علی بھٹو نے تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل میں لیا تو قادیانیوں کے یہ اسکول اور کالج بھی قومی تحویل میں لے لئے گئے اور اس طرح قادیانیوں کی شرارت کے یہ اڈے کافی حد تک کنٹرول میں آنے کے امکان پیدا ہوئے لیکن بھٹو کی آئینی ترمیم کے بعد قانون سازی نہ ہونے کی وجہ سے کماحقہ فائدہ نہ ہوسکا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ضیاء الحق مرحوم کے مارشل لاء کے دور میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، نائب امیر مرکزیہ مفتی احمد الرحمان کی قیادت میں تحریک چلائی ۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ آرڈیننس جاری ہوتے ہی اب قادیانیوں کو اپنی سرگرمیاں محدود ہوتی نظر آئیں تو سب سے پہلے مرزا طاہر کو اپنا انجام نظر آیا اور تمام مظالم آنکھوں کے سامنے آگئے اور قانون کے دائرے میں پھنسنے کا امکان پیدا ہوا تو راتوں رات پاکستان سے چھپ کر ایسا فرار ہوا کہ لندن میں جاکر پناہ لی اور اپنا مرکز ربوہ سے منتقل کرکے اپنے آقا اور اصلی مربی انگریز کی گود لندن کے نواحی علاقے میں قائم کردیا۔ اور ربوہ کے یہ تعلیمی ادارے مسلمانوں کے لئے کھل گئے اور ربوہ شہر میں مسلمانوں نے آباد ہونا شروع کردیا۔

❏ تعلیمی اداروں میں مسلمان عملے کو بھی بھرتی کیا اور اس طرح کافی حد تک قادیانیوں کی سرگرمیاں کم ہوگئیں مسلمانوں نے اپنی دینی سرگرمیاں شروع کیں۔ تمام تعلیمی اداروں میں اپنے چندوں سے مساجد تعمیر کیں۔ اسکول میں اسلامی لائبریریاں قائم کیں کیونکہ نہ تو ان میں مساجد تھیں اور نہ ہی لائبریری تھی نہ کوئی اسلامی اور دینی کتاب۔ اب ۱۲ سال کی محنت اور لاکھوں روپے کے اخراجات کے بعد ان تعلیمی اداروں میں مسلمان طلباء کی ایک معتدبہ تعداد اور اساتذہ کی ایک مقدار ہوئی ہے اور بڑی محنت کے بعد ان اداروں کی قادیانی تبلیغ گاہ کی حیثیت ختم کی گئی ہے اب دوبارہ ان تعلیمی اداروں کو قادیانیوں کے حوالے کرنے سے درج ذیل امور کی وجہ سے مناسب نہیں۔

❏ قادیانیوں نے یہ ادارے صرف تعلیم کے لئے نہیں بلکہ ملک دشمن سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے قائم کئے تھے اگر یہ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کئے گئے تو تعلیمی ادارے تعلیم گاہ کے بجائے قادیانیت کی تبلیغ اور دہشت گردی اور مسلح جدوجہد کے ادارے بن کر پاکستان اور مسلمانوں کے لئے خطرناک ہوں گے۔

❏ قادیانیوں کی حیثیت عام غیر مسلم اقلیت کی نہیں جو پاکستان کے قوانین اور اسلامی قوانین کا احترام کرتے ہوں اور پاکستانی شہریوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوں بلکہ ان کی حیثیت ایک معاند اور دشمن اور کافر حربی اور باغی ہیں۔ انہوں نے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ پاکستان میں رہنے والے دس کروڑ سے زائد مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کو جو حضور ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں کافر، کتیوں کی اولاد اور کنجریوں کی اولاد تصور کرتے ہوئے ان کی تباہی کے خواہش مند ہیں۔ مرزا طاہر بار بار اعلان کرچکا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں

پر اللہ کا عذاب آئے گا۔ پاکستان تباہ ہو گا۔ پاکستان پر جب کوئی مصیبت آئے قادیانی خوشی مناتے ہیں۔ ایسے دشمن گروہ کو تعلیمی ادارے واپس دینے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ اگر یہ تعلیمی ادارے واپس کئے گئے تو یہ پھر دہشت گردی کے اڈے بن جائیں گے۔

- ❑ ان تعلیمی اداروں کے نام اسلام کی طرف منسوب ہیں۔ تعلیم الاسلام کے نام سے قادیانیوں کو تعلیمی ادارے دے کر تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیاں شروع کرانا آئین پاکستان کی سراسر خلاف ورزی ہے۔
- ❑ ان تعلیمی اداروں میں سینکڑوں مسلمان طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ قادیانیوں کو یہ ادارے واپس کرنے کی صورت میں ان مسلمان طلباء کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا اور آئے دن قادیانی انتظامیہ ان کو پریشان اور ہراساں کرے گی۔ تعلیمی کیریئر کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسلمان طلباء کے مقابلے میں قادیانی طلباء کو امتیازی نمبرات دیئے جائیں گے قادیانی طلباء مسلمان طلباء کو مشتعل کریں گے۔ ان کی دل آزاری کریں گے آئے دن فسادات ہوں گے اور قادیانی دنیا بھر میں ان فسادات کی آڑ میں پاکستان اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے۔
- ❑ مسلمان اساتذہ جو ان تعلیمی اداروں میں کافی تعداد میں ہیں ان کی نوکریاں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ قادیانی انتظامیہ ان سے بدلے لے گی۔ ان کی فائلیں خراب کرے گی۔ ان کی ترقیوں میں رکاوٹ ڈالے گی۔ ان کو لالچ دے کر یا ڈرا دھمکا کر قادیانیت کی ترغیب دے گی۔
- ❑ ان اداروں میں قائم کردہ مساجد جو مسلمانوں کے چندے سے تعمیر ہوئی ہیں ان کا تقدس خطرے میں پڑ جائے گا۔ آئے دن قادیانی اس میں نماز پڑھ کر مسلمانوں کو مشتعل کریں گے۔ امام کے مسئلہ پر جھگڑا اٹھائیں گے۔ خود داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔
- ❑ مسلمانوں کی قائم کردہ لائبریریاں انتشار کا شکار ہوں گی' قادیانی اسلامی کتب نکالنے یا تلف کرنے کی کوشش کریں گے۔
- ❑ غرض ان تعلیمی اداروں کو قومی تحویل سے نکال کر قادیانیوں کے حوالے کرنا سراسر ظلم اور ناانصافی اور مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ہے۔

علاقے کے صرف یہی دو چار تعلیمی ادارے ہیں جس میں علاقے کے مسلمان تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ ان کا تعلیمی مستقبل تباہ ہو گا۔ ان کی تعلیم کا نظام ختم ہو جائے گا۔ جو شہریوں کے حقوق پر ڈاکہ ہے اس لئے مسلمان اس مطالبہ میں حق بجانب ہیں کہ یہ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس نہ کئے جائیں۔ یہ فیصلہ فوری طور پر واپس لیا جائے۔ اگر حکومت خود نہیں چلاسکتی تو مسلمانوں کی انتظامیہ بنا کر ان کے حوالے کردے۔ بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس فیصلے کی مزاحمت اور اس کے خلاف تحریک چلانے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

بنوں فقہی کانفرنس کے بعد مفتی محمود سمپوزیم۔ قابل تقلید اقدام

المرکز الاسلامی بنوں کے تحت چند ماہ قبل "فقہی کانفرنس" کا انعقاد کیا گیا جس میں پورے پاکستان سے بڑے بڑے مقتدر مفتیان کرام اور فقہ اسلامی سے وابستہ اہل قلم نے شرکت کی اور اس بات پر اتفاق کیا کہ فقہی مسائل پر متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے "فقہی کونسل" تشکیل دی جائے جس میں پورے پاکستان کے مستند مفتیان کرام شامل ہوئے اور جدید دور کے مسائل میں علمائے حق کی جماعت کی طرف سے متفقہ موقف سامنے آیا اور اس سلسلے میں پیش رفت بھی ہوئی اور ابتدائی خاکہ تیار ہوا جس میں مولانا محمد تقی عثمانی صاحب' مولانا مفتی نظام الدین شامزی صاحب اور دیگر کچھ حضرات ابتدائی کام کے لئے مقرر کئے گئے اور ان حضرات نے ابتدائی کام شروع کردیا ہے۔ المرکز الاسلامی بنوں کا یہ کارنامہ تاریخ میں سنہری حروفوں سے لکھا جائے گا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ کراچی' لاہور' اسلام آباد کے علمائے کرام اس ضرورت کا احساس کرتے لیکن بنوں جیسے پسماندہ علاقے کے دو صاحب تڑپ عالم دین مولانا سید نصیب علی شاہ' قاری مولانا محمد عبداللہ صاحب کے حصے میں یہ سعادت آئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

فقہی کانفرنس اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس تھی۔ اس میں علمائے کرام نے بہترین مقالات پڑھے' حاضری اور موضوع دونوں اعتبار سے اس

کانفرنس کو کامیاب ترین کانفرنس کہا جاسکتا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں اہل علم کا اتنا بڑا سنجیدہ اجتماع دیکھنے میں نہیں آیا۔ مقالات کا اتنا بڑا ذخیرہ اس کانفرنس کا بہت بڑا سرمایہ ہے جو مرتب ہوگیا۔ انشاء اللہ بہت جلد کتابی شکل میں منظر عام پر آرہا ہے۔ مکتبہ بنوریہ کے ارباب حل و عقد اس کی طباعت کی تیاری میں ہیں۔ ابھی اس کانفرنس کی روداد مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ المرکز الاسلامی کے منتظمین نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ کی شخصیت کے علمی گوشے اجاگر کرنے کے لئے ایک علمی اجتماع کا اعلان کردیا جس کا عنوان ’’مفتی محمود سمپوزیم‘‘ تجویز کیا۔ اس میں تقریباً بیس کے قریب موضوعات پر پاکستان اور بیرون پاکستان کی علمی شخصیات سے مقالے تحریر کرائے گئے ہیں۔ یہ اجتماع سیاسی ہلہ گلہ سے پاک مفتی محمود رحمہ اللہ کے علمی گوشوں کو اجاگر کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا اور علمی شخصیات کی طرف سے مفتی محمود رحمہ اللہ کے لئے ایک خراج عقیدت ہوگا۔ خدا کرے فقہی کانفرنس کی طرح یہ اجتماع بھی علماء حق دیوبند کے لئے ترقی اور خیر کا باعث ہو۔ ہم المرکز الاسلامی کو ’’مفتی محمود سمپوزیم‘‘ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

●●

مبلغین ختم نبوت مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا امام الدین قریشی کا ضلع سرگودھا اور خوشاب کا تبلیغی دورہ

(رپورٹ: محمد مظہر الحق صدر شبان ختم نبوت خوشاب) گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ اور ضلع مظفر گڑھ کے مبلغ مولانا امام الدین قریشی نے خوشاب، جوہر آباد، ہڈالی، گروٹ شہر، گروٹ چوک، روڈا، پیلو وینس، تخت ہزارہ، جلال پور، بھابھڑاں، میانال، نصیر پور، مُدھ رانجھا، لاہوراں والی، ٹلی اڈا، چھنی ریحان، چک نمبر ۳۳ جنوبی، چک نمبر ۳۸ جنوبی اور دیگر مختلف مقامات پر اجتماعات اور ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں امت محمدیہ ﷺ کا یہ قطعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطاء نہیں کیا جائے گا اور آپ کی ذات اقدس پر وحی نبوت کا سلسلہ منقطع ہوچکا ہے۔

مفتی محمودؒ میموریل سمپوزیم

بتاریخ ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ بمطابق ۳ نومبر ۱۹۹۶ء بروز اتوار

مجوزہ عنوانات

- ✧ سیاست کا شرعی تصور اسلام کے آئینہ میں
- ✧ اسلام میں خلافت شرعیہ کے تصور کا خاکہ
- ✧ اسلام عصر حاضر میں کیسے نافذ ہوا؟
- ✧ اسلام اور جمہوریت
- ✧ مولانا محمد صدیقؒ والد مفتی صاحبؒ کا علمی مقام
- ✧ مولانا مفتی محمود صاحب ایک سیاسی قائد کی حیثیت سے
- ✧ مفتی صاحبؒ ایک جامع علمی شخصیت
- ✧ مفتی صاحبؒ اتحاد ملت اسلامیہ کے علمبردار
- ✧ مفتی صاحبؒ کا عربی زبان پر عبور اور ان کی ادیبانہ حیثیت
- ✧ مفتی صاحبؒ صحافیوں کی نظر میں
- ✧ مفتی صاحبؒ غیروں کی نظر میں
- ✧ مفتی صاحبؒ کا روحانی مقام
- ✧ مفتی صاحبؒ کے سیاسی افکار و نظریات
- ✧ مفتی صاحبؒ کے اقتصادی نظریات
- ✧ مفتی صاحبؒ کی سیاسی جدوجہد پر ایک نظر
- ✧ مفتی صاحبؒ اور مذاکرات میں ان کا منطقی طریقہ استدلال
- ✧ مفتی صاحبؒ کی صوبہ سرحد میں وزارت اعلیٰ کے دوران دینی و سیاسی خدمات
- ✧ مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا مدنیؒ کے افکار کا ایک تسلسل
- ✧ مفتی صاحبؒ کے اساتذہ کا ایک جامع تذکرہ
- ✧ مفتی صاحبؒ کے مشہور معروف تلامذہ
- ✧ بیت اللہ کا مسافر
- ✧ معاصر علماء و فقہاء کی نظر میں
- ✧ عبدالخیل سے دارالعلوم دیوبند تک
- ✧ قومی اسمبلی میں مفتیؒ صاحب کا کردار
- ✧ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے جامعہ ازہر تک

پندرھویں ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

ربوہ کی وہ سرزمین جس پر بائیس سال قبل نشتر کالج کے چند بے گناہ نہتے طلباء کو صرف اس بنا پر ظلم و بربریت کا نشانہ بنا کر ادھ مرا کر دیا تھا کہ انہوں نے ریلوے اسٹیشن پر قادیانیت کی تبلیغ پر احتجاج کرتے ہوئے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے آج اسی سرزمین ربوہ پر ان معصوم مسلمان طلباء کی قربانیوں کی بدولت جانثاران ختم نبوت کے قافلے جوش و خروش سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پندرھویں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے ختم نبوت زندہ باد' تاجدار ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد' قافلہ امیر شریعت زندہ باد' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زندہ باد' عقیدہ ختم نبوت پر جان بھی قربان' کے نعرے لگاتے ہوئے جامع مسجد ختم نبوت صدیق آباد کی طرف رواں دواں تھے۔ ہر فرد کے چہرے پر ایک عجیب روحانی انبساط اور نبی آخر الزمان ﷺ سے عقیدہ و محبت کی جھلک چھلکتی نظر آتی تھی۔ گرد و غبار اور بے آرامی کے باوجود ہر شخص قافلہ امیر شریعت اور جانثاران ختم نبوت کے قافلے میں شامل ہونا اپنے لئے دنیاوی سعادت اور اخروی نجات کا باعث سمجھتے ہوئے ختم نبوت کانفرنس کی سرگرمیوں میں شریک تھا۔ ۳ اکتوبر بروز جمعرات صبح قافلے پہنچنے شروع ہوگئے تھے۔ گیارہ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد نے افتتاحی دعا سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ تلاوت کلام پاک اور نبی آخر الزمان ﷺ پر ہدیہ نعت پیش کرنے کے بعد مقررین نے خطاب کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کی اسلام میں گنجائش نہیں یہی وجہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو علمائے کرام نے اس کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ انگریزی دور حکومت تھا اس لئے مسلمان خود بے کسی اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ انگریز مکمل اس جھوٹے نبی کی سرپرستی کر رہا تھا اس بنا پر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ علمائے کرام کو جمع کیا اور جھوٹے مدعی نبوت کے فتنے کے اثرات سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سب علمائے کرام کی بیعت کراتے ہوئے یہ عہد لیا کہ جب تک اس فتنہ کی سرکوبی نہیں ہو جاتی علمائے کرام مسلمانوں کو جھوٹے مدعی نبوت کے اثرات سے بچاتے رہیں گے۔ قیام پاکستان تک انگریزوں اور قادیانیوں کے خلاف قافلہ امیر شریعت نے کام جاری رکھا۔ جیل اور مقدمات ان کا مقدر بن گئے لیکن جانثاران ختم نبوت کے قافلہ کا راستہ نہ روکا جاسکا۔ امیر شریعت نے قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ۱۹۳۴ء میں کرنے کا ارادہ کیا لیکن انگریزی حکومت نے قادیانیوں کے کہنے پر پابندی عائد کردی۔ شاہ صاحب نے قادیان سے باہر ختم نبوت کانفرنس کی اور مسلمانوں کو قادیانیت کے عقائد سے آگاہ کرتے ہوئے ان سے بچنے کی تلقین کی قافلہ امیر شریعت کو قادیان میں ختم نبوت کا دفتر کھولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ قربانیوں کا یہ سلسلہ چلتا رہا۔ شاہ صاحب اور آپ کے ساتھیوں نے گاؤں گاؤں جاکر مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی اور ان کا رشتہ نبی اکرم ﷺ سے جوڑے رکھا۔ ۱۹۵۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت تحریک ختم نبوت چلی۔ اس پر ہزاروں جانثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ایک لاکھ سے زائد علمائے کرام' مشائخ عظام اور رضاکاروں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ پاکستان کے جیل بھر گئے لیکن جانثاران ختم نبوت کے قافلے ختم نہ ہوئے قادیانی غیر مسلم اقلیت نہ پاسکے۔ لاہور میں مارشل لاء لگایا گیا لیکن پاکستان کو عمومی طور پر اور بلوچستان کو خصوصی طور پر قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچالیا گیا قافلہ امیر شریعت مجلس تحفظ ختم نبوت کی شکل میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی تردید کے لئے قربانی کا نذرانہ پیش کرتا رہا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا لال حسین اختر' پیر مہر علی شاہ' صاحبزادہ ابو الحسنات' مولانا داؤد غزنوی' قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور دیگر علمائے کرام ایک ایک کر کے رخصت ہوتے گئے لیکن اپنا مشن اگلی نسل کے حوالے کرتے گئے ۱۹۷۴ء شروع ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت عاشق رسول مولانا سید محمد یوسف بنوری

رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد ہوئی۔ جمعیت علمائے اسلام کی قیادت پر مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ تشریف فرما ہیں۔ حکومت کے دبدبے کے ساتھ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اپنے جاہ و جلال کے ساتھ ملکی معاملات چلا رہے ہیں۔ حزب اختلاف مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد' نواب زادہ نصراللہ خان' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری' مولانا شفیع اوکاڑوی' مولانا عبدالحکیم' مولانا صدرالشہید' خان عبدالولی خان' سردار شیرباز مزاری' اصغر خان' خاکسار محمد اشرف جیسے لوگوں پر مشتمل تھی مئی ۱۹۷۴ء کے ایک دن ربوہ اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کے نہتے طلباء پر ختم نبوت زندہ باد نعرے لگانے کے جرم میں مرزا طاہر کی قیادت میں کئی ہزار قادیانیوں نے حملہ کیا اور طلباء زخموں سے چور چور ہوگئے۔ خبر ملتے ہی مولانا بنوری کی قیادت میں پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف نے قرارداد پیش کی۔ وزیر اعظم نے عوامی دباؤ کے پیش نظر قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دیا مرزا ناصر پر ۱۳ دن اور لاہوری مرزائی سربراہ پر ۲ دن جرح ہوگئی۔ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی نے آئین میں ترمیم کرکے تاریخی فیصلہ کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اسمبلی میں آئینی ترمیم کی قانون سازی نہ ہوئی ۱۹۸۴ء میں مولانا خواجہ خان محمد' مفتی احمد الرحمان' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کے دور میں تحریک چلائی گئی جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان تحریک میں شانہ بشانہ تھے آخر کار اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ قادیانیت نے اپنا مرکز لندن منتقل کیا تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے تعاقب کرنے کے لئے لندن میں اپنا دفتر بنایا۔ سرقند میں قادیانی مسجد بنانے گئے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کی روک تھام کی۔ آج قادیانی ڈش انٹینا کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

••

پندرھویں ختم نبوت کانفرنس ربوہ
میں منظور ہونے والی قراردادیں

مفتی محمد جمیل خان

☐ یہ عظیم الشان جلسہ عام مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بناتے ہوئے غیر مسلم اقلیت کی حیثیت اختیار کرنے کی ہدایت دی جائے اور ان کی مسلمان کہنے اور کہلوانے پر پابندی عائد کی جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا جاری کی جائے تاکہ وہ نئی نسل کو مرتد اور قادیانی نہ بناسکیں اور نئے قادیانی بننے والے افراد پر مرتد کی سزا جاری کی جائے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مساجد کی شکل میں بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان عبادت گاہوں اور قادیانی عمارتوں پر آویزاں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات آویزاں کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور خلاف ورزی پر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ پریس اینڈ پبلی کیشنز کی دفعہ ۲۴ کی ذیلی دفعہ نمبرا کی شق بی سی کے تحت قادیانی رسائل پر پابندی عائد کی جائے۔ ڈش اینٹینا کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔

☐ غیر مسلم اقلیت کو اسکول واپسی کے ضمن میں قادیانیوں کو تعلیمی ادارہ واپس کرنا آئین پاکستان کی سراسر خلاف ورزی ہے کیونکہ قادیانیوں کے تعلیمی ادارے تعلیم اور اسلام ربوہ کالج، تعلیم الاسلام ہائی اسکول، نصرت گرلز کالج، نصرت گرلز اسکول نام کے اعتبار سے اسلامی کالج اور اسکول تصور ہوتے ہیں اور اسلامی نام والے اسکول قادیانی جماعت کے حوالے کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ قادیانی اسکولوں کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں واپسی کی صورت میں کئی سو مسلمانوں کی زندگی اور ایمان کو خطرات لاحق ہوں گے۔ اساتذہ کے حقوق مجروح ہوں گے۔ ان اسکولوں میں مسلمانوں نے مساجد اور اسلامی لائبریریاں قائم کی ہیں مساجد اور اسلامی لائبریریاں غیر مسلموں کے حوالے نہیں کی جاسکتیں۔ اس بناء پر ان تعلیمی اداروں کو قادیانیوں کے حوالے کرنا انصاف و دیانت اور آئین کے خلاف ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان اداروں کو قادیانیوں کے حوالے کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے بصورت دیگر مسلمان ان اداروں کی واگذاری کے لئے تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

☐ یہ اجتماع سندھ کے سرحدی آبادیوں میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دفاعی نکتہ نگاہ سے سندھ کے سرحدی علاقوں میں قادیانیت کی سرگرمیاں ملکی استحکام کے منافی ہیں اس لئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان سرگرمیوں کو آئین کے مطابق فوری بند کیا جائے۔

☐ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے "صدیق آباد" رکھا جائے۔ ربوہ کی زمین کی الاٹمنٹ احمدیہ جماعت کے نام کے بجائے ہر

فرو کے مکان کے اعتبار سے کی جائے اور دریائے چناب پر زیر تعمیر پل کا نام امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام سے موسوم کیا جائے۔

☐ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان میں ذکری فرقے کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

☐ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جج کو فوری طور پر برطرف کیا جائے کیونکہ عدل و انصاف کی کرسی پر مشکوک افراد کا تقرر ملک کی نظریاتی سرحدات کے منافی ہے۔

☐ یہ اجتماع افغانستان میں تحریک اسلامی طالبان کی فتوحات اور کابل میں نفاذ شریعت کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے طالبان تحریک کے قائدین کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور طالبان کے نفاذ شریعت کے عمل کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرنے والی جماعتوں کے اقدامات کی مذمت کرتا ہے اور پاکستان اور عالم اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر طالبان حکومت کو تسلیم کرکے تمام ممالک اسلامیہ نفاذ شریعت کے عمل میں طالبان کی مکمل حمایت کریں تاکہ افغانستان کے مسلمان جہاد کے مقاصد اور ثمرات حاصل کرسکیں۔ یہ اجتماع طالبان حکومت کے استحکام کے لئے ہر ممکن تعاون پیش کرتا ہے اور تمام علمائے کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے استحکام کے لئے بھرپور تعاون کریں تاکہ افغانستان میں نفاذ شریعت کا عمل کامیابی سے ہمکنار ہو۔

☐ یہ اجتماع کشمیر میں ہندوستان کی طرف سے انتخابات کے ڈرامے کو کشمیریوں کے حقوق اور تحریک آزادی کشمیر کے منافی تصور کرتے ہوئے کشمیر کے مسلمانوں کے جہاد آزادی کی مکمل حمایت کرتے ہوئے ہندوستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اپنے فیصلوں کا حق دیا جائے اور ان پر ظالمانہ انداز میں تسلط ختم کرے۔

☐ یہ اجلاس چیچنیا کے مسلمانوں کی حمایت کرتے ہوئے روس سے مطالبہ کرتا ہے کہ چیچنیا کے مسلمانوں کے الگ ریاست کا مطالبہ تسلیم کرے۔ یہ اجلاس پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ چیچنیا کے مسلمانوں کی بھرپور امداد کی جائے۔

☐ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے استحکام کے پیش نظر امریکہ اور یورپی ملک کے دباؤ پر "ٹی سی بی" جیسے یک طرفہ اقدام کو قبول نہ کریں اور اس پر دستخط کریں۔

☐ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ نصاب تعلیم میں "عقیدہ ختم نبوت" کے موضوع کا اضافہ کیا جائے تاکہ مسلمانان پاکستان اپنے بنیادی عقیدے سے کما حقہ آگاہ ہوسکیں۔

☐ یہ اجلاس مسجد خیرالعلوم کے بے گناہ اور نہتے نمازیوں پر دہشت گردوں کی طرف سے بہیمانہ فائرنگ کرکے شہید اور زخمی کرنے کے عمل کی مذمت کرتا ہے اور اس مذموم فعل کو مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے وحشی مجرموں کو فوری طور پر گرفتار کرکے برسرعام پھانسی کی سزا دی جائے۔

☐ یہ اجتماع حکومت کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈے اور دہشت گردی کی آڑ میں ان مدارس کے خلاف کارروائی کے عمل کے ارادے کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈے اور کارروائیوں کو فوری طور پر بند کیا جائے اور دینی مدارس کے تقدس کو بحال کیا جائے۔

☐ یہ اجتماع مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن شوریٰ مولانا عبداللہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کرنے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں اور ان کے عزیزوں کو ہراساں کرنے کا عمل ختم کیا جائے۔

○

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

کی سربراہی میں حشمت حبیب لاء ایسوسی ایٹس کا برانچ آفس اسلام آباد راولپنڈی میں قائم کیا گیا ہے۔ جس کا پتہ یہ ہے

177 سٹریٹ 96 سیکٹر آئی 8/4 اسلام آباد

فون اور فیکس 445435

اسلام آباد آفس: فون 445047

کراچی آفس: سی 1 _ بلاک 1 کلفٹن کراچی

فون 5868562

فیکس 5863529

عقیدۂ ختم نبوت کا مضمون نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے

(کانفرنس کے دوسرے دن اخبارات کو یہ خبر جاری کی گئی) ربوہ (رپورٹ محمد جمیل خان) پندرھویں ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے دن مسلم کالونی ربوہ میں دوسری نشست کا آغاز مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ کانفرنس سے جمیعت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان، جمعت علماء ہند کے امیر مولانا سید محمد اسعد مدنی، جماعت اسلامی کے رہنما جناب لیاقت بلوچ، مولانا عبداللہ بھکر، تحفہ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمان جالندھری، مولانا جمال اللہ الحسینی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا خالد حسین مجددی، مولانا محفوظ حسین مشہدی، مولانا محمد علی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا عبدالمجید، حافظ محمد عابد، مولانا عزیز احمد اور دیگر علمائے کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا عقیدہ ختم نوبت چونکہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اور جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف جہاد ضروری ہے اور مسیلمہ کذاب کے خلاف سے پہلے جہاد شروع کیا گیا اس لئے اس عقیدہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کو نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے۔ علمائے کرام نے کہا کہ عالم مجلس تحفظ ختم نبوت "فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے بھرپور کوشش کررہی ہے سمت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں قادیانیت کی سرگرمیوں پر نظر رکھے اور آئین پاکستان کے مطابق قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے کیونکہ مسلمان نوجوان کے دین کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اگر ایک مسلمان بھی علاقہ میں گمراہ ہوگیا تو اس کا وبال تمام علاقے والے پر ہوگا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد سے ختم نبوت کے عقیدے پر فرق نہیں پڑتا کیونکہ آپ پہلے نبی ہیں اور آپ کی زندگی طویل کردی گئی اور آپ کی دعا قبول کرکے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو حضور ﷺ کا امتی بنایا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی جیسا جھوٹا آدمی مسیح موعود تو کیا ایک شریف آدمی کہلانے کے قابل نہیں۔ شرعی قوانین کے تحت جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر جماعت مرتد ہوجائے تو اس کے خلاف قتال اور جہاد ضروری ہے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت قلمی اور تقریری جہاد کررہی ہے مسلمان ہونے کو شرعی قتال کرنا چاہئے اور اب جو شخص مرتد ہو اس کو شرعی ارتداد کی سزا دے کر قتل کیا جائے۔ مولانا فضل الرحمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ مذہبی جماعت نہیں بلکہ سیاسی تحریک ہے اور اس کا مقصد مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور انتشار پیدا کرنا ہے اور مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے شریعت کے ہر مسئلہ میں تحریف کی اسی بناء پر پوری امت مسلمہ نے متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج کیا آج یہ عیسائی اور فری میسن تحریک کی طرح مسلمانوں کو گمراہ کرکے اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کا کوئی حربہ نہیں چھوڑتے اس لئے مسلمانوں کو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے فتنہ قادیانیت کا بھرپور تعاقب کرنا چاہئے۔ ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کانفرنس کے نام ایک پیغام میں کہا کہ قادیانیت امت مسلمہ کا ایسا ناسور ہے جو مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے میں ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کررہا ہے اس لئے ان کے خلاف جہاد ضروری ہے اور عالی مجلس تحفظ ختم نبوت اس فرض کفایہ کو مسلمانوں کی طرف سے ادا کررہی ہے اس لئے ہر مسلمان کو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ اس جہاد میں اس وقت تک حصہ لینا چاہئے جب تک فتنہ قادیانیت جڑ سے ختم نہ ہوجائے۔ جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا سید محمد اسعد مدنی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا آغاز ہندوستان کے قصبہ قادیان سے شروع ہوا تو علامہ محمد انور شاہ کشمیری" شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اور دیگر علمائے کرام نے جہاد کا اعلان کیا اور گھر گھر جاکر لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد سے آگاہ کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ان کا رخ پاکستان کی طرف ہوگیا۔ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد انہوں نے دوبارہ ہندوستان اور یورپ اور افریقی ممالک میں کام شروع کردیا ہے دارالعلوم دیوبند نے ہندوستان میں ان کا تعاقب شروع کیا ہے اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری دنیا میں علمائے کرام متفقہ طور پر قادیانی جماعت کی ارتدادی تبلیغی سرگرمیوں کا مقابلہ کریں۔

○

فرزندانِ دیوبند

طاہر بن کامل
عثمانیہ کالونی ڈی آئی خان

تاریخ نے ہمارے سامنے کچھ ایسی شخصیتیں پیش کیں جن کا تابناک کردار ان کے نام کا معنی لازم ہو کر رہ گیا۔ رستم کا نام آتے ہی بہادری کا نقش ابھرنے لگتا ہے اور حاتم کے نام سے ہی سخاوت مفہوم ہوتی ہے۔ جرات و ہمت' شجاعت و بہادری' ایمان و غیرت اور بلاغت و خطابت کا نام آتے ہی دارالعلوم دیوبند کے عظیم سرخیل' قافلہ حق کے مجاہد جرنیل امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا نام آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ تاریخ کے اس عظیم نام سے مردہ رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے۔

جو لوگ مر نہیں سکتے وہ صرف راستہ بدلتے ہیں
ان کے نقش قدم سے صدیوں تک منزلوں کے چراغ جلتے ہیں

آپ شہزادہ صلح و صفا سید امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے مگر طبیعت پر شہید و جور وفا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا رنگ غالب تھا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی آپ کے اجداد میں سے تھے آپ کے والد کا نام نامی اسم گرامی ضیاء الدین احمد تھا ان کی شادی حکیم سید احمد اندرابی کی صاحبزادی سید فاطمہ سے ہوئی اور انہیں سے ۱۸۹۱ء میں عطاء اللہ شاہ بمقام پٹنہ میں پیدا ہوئے یہیں آپ کے ننھیال تھے۔

ابتدائی تعلیم پٹنہ میں حاصل کی سترہ برس کی عمر میں پنجاب آئے اور اسلامیات کا رخ کیا حافظ قرآن تھے ہی امرتسر کی دینی فضاؤں نے وراثت نبوت کی دعوت دی۔ اکابرین علمائے دیوبند مفتی محمد حسن امرتسری' مولانا حبیب الرحمان چانگامی محدث اعظم مولانا انور شاہ کشمیری سے ادب' فقہ' تفسیر اور حدیث پڑھی۔ قرآن پاک کا مطالعہ آپ کی امتیازی شان تھی (بے نفسی و بلند ہمتی) عطاء اللہ شاہ بخاری نے راہ حق کے لئے قربانیوں میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی توقف نہیں کیا وہ اپنی ذات یا اہل و عیال کے لئے کبھی کسی اجر اور معاوضہ کا طلب گار نہ ہوا یہاں تک کہ زندگی کے آخری اوقات میں بھی وہ چپ چاپ کرائے کے کچے مکان میں مقیم ہو گئے اور کبھی کوشش نہ کی کہ اسے کوئی درمیانے درجہ کا مکان ہی الاٹ ہو جائے حالانکہ ان کے گرد و پیش بارہ تیرہ سال تک الاٹ منٹ کا ایک ہنگامہ بپا رہا وہ غیر معروف فرانہ تھا۔ ہزاروں آدمیوں کے دل فرط عقیدت سے ان کے لئے تڑپتے رہے۔ ارباب حل و عقد میں بھی ان کے شناساؤں' بلکہ عقیدتمندوں کی کمی نہ تھی مگر انہوں نے اپنے لئے زندگی کا جو راستہ تجویز کر لیا تھا اس میں ایسی باتوں کے لئے کوئی جگہ نہ تھی بخاریؒ کے لئے عزیز ترین متاع اس کی درویشی تھی وہ اسی متاع پر اس طرح قانع اور مطمئن رہا کہ ارباب اقتدار کو اپنے بلند پایہ مسندوں پر بیٹھ کر بھی کبھی وہ اطمینان شاید ہی نصیب ہوا ہو۔

توحید کی پرجوش اشاعت اور سنت کی ترویج میں جس والہانہ انداز سے انہوں نے حصہ لیا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ عشق رسول کی نزاکتوں اور توحید کے اسرار و رموز کو اس کامیابی سے بیان کرتے تھے جو صرف انہی کا حصہ تھا۔

شاہ جیؒ بعض اوقات بڑے بڑے علمی و دینی مسائل کی گرہیں کھولتے ہوئے شعر و شاعری سے ایسا کام لیا کرتے تھے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ایک مرتبہ حج کے بارے میں تفصیلات بیان کر رہے تھے کہ اچانک مزاج کا دھارا شعر و سخن کی طرف پھر گیا

(خطیبانہ شہ پارے): میں پہاڑوں سے مخاطب ہوتا: چالیس برس لوگوں کو قرآن سنایا' پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینی کے دل پھوٹ جاتے غاروں سے ہمکلام ہوتا تو جھوم اٹھتے۔ چٹانوں کو جھنجوڑتا تو چلنے لگتیں سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بلند ہو جاتے درختوں کو پکارتا تو دوڑنے لگتے کنکریوں سے کہتا تو وہ لبیک کہہ اٹھتیں صرصر سے گویا ہوتا تو وہ صبا ہو جاتی۔ دھرتی کو سناتا تو اس کے سینہ میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے جنگل لہرانے لگتے صحرا سرسبز ہو جاتے میں نے ان لوگوں کو خطاب کیا جن کی زمینیں بنجر ہو چکی ہیں جن کے ہاں دل و دماغ کا قحط ہے جن کے ضمیر عاجز آ چکے ہیں جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں جن کی پستیاں انتہائی خطرناک ہیں جن کا ٹھہرنا المناک اور جن سے گزر جانا طربناک ہے جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے۔

کبھی پستیوں میں چکا تو فراز آسماں سے
کبھی رفعتوں سے الجھا تو نشیب کارواں سے
جو مٹے گا دین حق پر وہی رہ سکے گا زندہ
یہ سبق ملا ہے مجھے تیری مرگ ناگہاں سے
تیری بے غرض قیادت تیرا علم اور خطابت
تیری داستاں کو چھیڑیں مگر کہاں کہاں سے

○

مفتی محمد جمیل خان

کھیلوں کے کلب اور کوچنگ سینٹرز کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے

کھیلوں کے کلب اور کمپیوٹر سینٹر اور کوچنگ سینٹر کے بہانے مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے' اس لئے مسلمانوں کی ذمہ داری زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اب جاں نثاران ختم نبوت یہ سمجھ کر کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت پاگئے ہیں اس لئے اب کام کی ضرورت نہیں۔ یہ شیطانی دھوکہ ہے آپ خبردار رہیں' اگر ایک فرد بھی آپ کے محلے یا علاقے کا قادیانی ہوگیا تو قیامت کے دن اس کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا اور نبی اکرم ﷺ اس غفلت کی وجہ سے ہم سے منہ پھیرلیں گے اور اگر ہم نے نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے لئے کام کیا تو حضور ﷺ ہماری طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور شفاعت بھی ہمیں نصیب ہوگی۔ تحفہ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خصوصی خطاب میں فرمایا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان عقیدے کی جنگ ہے یہ کوئی ملک یا فرقے کی بات نہیں بلکہ کفر اور اسلام کی بات ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث نبویہ ﷺ جن میں آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں وہ نعوذباللہ غلط ہیں جبکہ مسلمانوں کے نزدیک وہ برحق اور مرزا غلام احمد قادیانی کا اس سلسلے میں موقف غلط اور جھوٹا ہے۔ قادیانی اس امت کا رشتہ نبی اکرم ﷺ سے توڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑنا چاہتے ہیں' جبکہ مسلمانوں کا موقف ہے کہ اگر حضور ﷺ سے رشتہ ٹوٹ گیا تو یہ امت دنیا و آخرت کی سعادت سے محروم ہوجائے گی۔ سوالات کی خصوصی اشاعت کے دوران جنگ کے کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے کالم نگار مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مختلف سوالات کے جواب میں فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی اس امت میں تشریف آوری نبی اکرم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے ہوگی اس لئے ان کی آمد سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑے گی لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے جو نبوت کے دعوی سے پہلے اپنے آپ کو مسیح موعود یا عیسیٰ علیہ السلام سے تعبیر کیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ جو علامات حضور ﷺ نے بتائی ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی مرزا غلام احمد نامی شخص پر پوری نہیں اترتی' بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اخلاقی کیفیت کی وجہ سے ایسے شخص کو شریف آدمی تک نہیں کہا جاسکتا۔ مرزا طاہر کا یہ کہنا غلط ہے کہ قادیانیت حق ہے کیونکہ اس کی آواز پوری دنیا میں ویڈیو کے ذریعے پھیل رہی ہے۔ اگر مرزا طاہر کی اس بات کو صحیح سمجھ لیا جائے تو پھر گانے والے ملعونوں کی آواز تمام دنیا میں گھر گھر پھیل رہی ہے۔ قادیانیت اور ان لوگوں کے درمیان کیا فرق ہوا۔ اس طرح قادیانیوں کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ان کا سلسلہ گذشتہ سو سال سے چل رہا ہے اس لئے وہ حق ہیں' حالانکہ کسی غلط چیز کا کافی عرصہ تک چلنا اسکے حق ہونے کی دلیل نہیں' قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ صالح بن طریف نامی جھوٹے مدعی نبوت کا فتنہ تین سو سال تک چلتا رہا اور اس کے خاندان کی ایک خطے میں حکومت بھی رہی۔ کیا قادیانی اس جھوٹے مدعی (صالح بن طریف) کو بھی نبی اور مسیح موعود مان لیں گے؟ جمعیت علمائے ہند کے امیر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے جانشین مولانا سید محمد اسعد مدنی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر بہت زیادہ انعامات فرمائے ہیں ان میں سب سے بڑا انعام نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی امت میں ہمیں رکھا۔ اگر خدانخواستہ ہم بھی قادیانیوں کی طرح ایمان اور حضور ﷺ کی محبت سے محروم ہوتے تو بہت بدنصیب ہوتے۔ قادیانی کتنے بڑے بدقسمت ہیں کہ حضور ﷺ جیسی عظمت والی ہستی کے دامن کو چھوڑ کر ایک جھوٹے شخص سے اپنے آپ کو وابستہ کررہے ہیں اس سے زیادہ اور کیا محرومی ہوگی؟ اس لئے ہم مسلمانوں کو اس نعمت پر شکر ادا کرنا چاہئے اور قادیانیوں کو جھوٹے نبی سے بچانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت سید انور شاہ کشمیری' حضرت مولانا حسین احمد مدنی' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر امت کے نقش قدم

اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مصروف عمل رہے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا چاہئے' نبوت ایک اعلیٰ درجہ ہے جس کا سلسلہ حضور ﷺ پر ختم ہوا' آپ نے فرمایا اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔ آپ نے واضح طور پر فرمایا "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں' پھر ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی اخلاق کیفیت دیکھتے ہیں تو خود ان کی اپنی تحریریں ان کو ایک شریف آدمی کا درجہ بھی نہیں دیتیں۔ ان کی اپنی نشانیوں میں ان کے سینکڑوں جھوٹ موجود ہیں۔ پھر کئی بار مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولانا عبدالحق غزنوی اور پادری آتھم کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بار بار شکست کھائی' مباہلہ کے میدان میں جھوٹا ثابت ہوا۔ ایسا شخص نبی تو کیا ایک شریف انسان بھی نہیں ہو سکتا اس لئے دنیا کے لوگوں کو اس کے مکروفریب سے بچانا ضروری ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے قائد امور خارجہ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دراصل پاکستان میں نفاذ شریعت نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ہم فروعی جدوجہد میں اپنی طاقت کو صرف کرتے رہتے ہیں حالانکہ دین ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم کفریہ نظام کے خلاف جہاد کریں۔ آج ہمارے حکمرانوں کی بے دینی کی وجہ سے قادیانیوں سے کوئی جنگ نہیں اس لئے وہ ہمارے مقابلے میں قادیانیوں کو ترجیح دیتے ہیں اگر ہم ملک میں نفاذ شریعت کا عمل مکمل کرلیں تو شریعت کے خلاف تمام اوامر خودبخود ختم ہوجائیں گے اس لئے قادیانیت کے خلاف جہاد کے ساتھ ساتھ ہم کو نفاذ شریعت کے لئے ان ظالم حکمرانوں کے خلاف بھی جہاد کرنا چاہئے۔ جماعت اسلامی کے رہنما لیاقت بلوچ نے کہا کہ قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جو مسلم امت میں کینسر کی طرح پھیلنے کی کوشش کررہا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمائے کرام امت مسلمہ کو اس کینسر سے بچانے کی جدوجہد کررہے ہیں اس پر یہ خراج تحسین کے مستحق ہیں ہم سب کو قادیانیت کے خلاف ہر وقت چوکس رہنا چاہئے۔ مفتی محمد جمیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اگر خصوصی تعلق اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصی نسبت اور اکابر علمائے کرام کی خصوصی توجہات چاہتے ہیں تو عقیدہ ختم نبوت کے سپاہی کی حیثیت سے کام کریں انشاء اللہ قیامت کے دن حضرت انور شاہ کشمیری' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد یوسف بنوری' مفتی احمد الرحمان' مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی ہماری شفاعت کرکے جنت میں داخل کرائیں گے۔ سپاہ صحابہ کے رہنما شیخ حاکم علی نے خطاب کرتے ہوئے کہا عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کی اساس ہے اس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے قائد مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ اس وقت مغربی ممالک اور امریکہ و افریقہ میں قادیانیت کا تعاقب کرنا بہت ضروری ہے تاکہ وہاں کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی جاسکے۔ حرکۃ الانصار کے قائد مولانا فضل الرحمان خلیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہر فتنہ کا مقابلہ جہاد کے ذریعہ کرسکتے ہیں اور طالبان نے افغانستان میں نفاذ شریعت کے عمل مکمل کرکے ثابت کردیا کہ مسلمانوں کی فتوحات صرف اور صرف جہاد سے ہے۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا محمد اشرف' جناب فیاض صاحب روزنامہ جنگ کوئٹہ' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا نذیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا خالد مجددی' ممتاز اعوان' مولانا اللہ وسایا' مولانا خلیل احمد بندھانی' مولانا محمد عبداللہ بھکر' مولانا محمود میاں وغیرہ نے بھی خطاب کیا کانفرنس میں خصوصی مہمانوں نے شرکت کی۔ ○

❁ضروری نوٹ❁

☐ خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری / اعزازی / تبادلہ نمبر جو ہر رسالہ پر درج ہوتا ہے' ضرور لکھیں ورنہ ادارہ جواب دینے سے معذور ہوگا۔

☐ ہر ہفتہ کے دن رسالہ پوسٹ کردیا جاتا ہے اور کئی بار اس کی پڑتال بھی کرلی جاتی ہے کہ کوئی رسالہ رہ نہ جائے۔ اگر رسالہ پہنچنے میں تاخیر ہو / یا نہ پہنچے تو اپنے علاقہ کے محترم ڈاکیہ صاحب اور اپنے علاقہ کے ڈاک خانہ سے رابطہ کریں۔

(ادارہ)

ربوہ تعلیم الاسلام کالج قادیانیوں کو دیا گیا تو مزاحمت کی جائے گی

(کانفرنس کے پہلے دن اخبارات کو یہ خبر جاری کی گئی) ربوہ (رپورٹ محمد جمیل خان) قادیانیوں کو پاکستان میں تمام اقلیتوں سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ سینکڑوں قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ ہزاروں قادیانی بڑے بڑے صنعتی اداروں کے مالک ہیں اور ربوہ شہر اور پاکستان کے تمام شہروں میں قادیانی ٹھاٹھ سے زندگی گذار رہے ہیں کسی ایک قادیانی پر بحیثیت قادیانی کے کوئی ظلم نہیں کیا اس کے باوجود قادیانی یورپ' مغربی ممالک اور امریکہ کی خوشنودی اور مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مظلوم بنا کر پیش کر رہے ہیں اس طرح وہ پاکستان اور اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں اس لئے مسلمانان پاکستان کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کا حکومتی سطح پر تعاقب کیا جائے۔ پاکستان اور عالم اسلام کے مسلمان کسی صورت میں حضور ﷺ کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کو کسی صورت میں برداشت نہیں کرسکتے اسی بناء پر عالم اسلام اور دنیا اور پاکستان کی تمام عدالتوں اور عدالت عظمٰی اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے غلط عقائد پر تفصیل سے بحث کرکے قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہوئے غیر مسلم اقلیت قرار دیا یہ مولویوں کا مسئلہ نہیں۔ قادیانی ہر اس شخص کو کافر سمجھتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتا ان کے نزدیک دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان کافر ہیں اگر قادیانی اپنے کو حق سمجھتے ہیں تو پھر اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے اور کہنے پر کیوں اصرار کرتے ہیں۔ وہ قادیانی بن کر تبلیغ کریں ان کو اپنی حقیقت کا اندازہ ہو جائے گا۔ وہ مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ان کا کلمہ پڑھنا اور قرآنی آیات استعمال کرنا سراسر بددیانتی پر مبنی ہے اور وہ کلمہ طیبہ سے مراد غلام احمد کا لے کر کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد' تحفہ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی' جمعیت علماء اسلام کے مولانا بشیر احمد شاد' اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک' جمعیت اہل حدیث کے مولانا معین الدین لکھوی' متحدہ جمعیت اہل حدیث کے مولانا ضیاء اللہ شاہ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا جان محمد' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا محمد یعقوب رحمانی' مولانا خلیل احمد بندھانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا بشیر احمد نے پندرھویں ختم نبوت کانفرس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ان علماء نے واضح کیا کہ لوگ تعلیم الاسلام کالج ربوہ قادیانیوں کو واپس کیا گیا تو چھ سو مسلمان طلباء اور ۳۳۵ اساتذہ کرام کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس فیصلے کو قبول نہیں کرے گی اور اس کی مزاحمت کی جائے گی تعلیم الاسلام کے نام کالج آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم کو نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اسلام کی تعلیم دینا مسلمانوں کا حق ہے پھر اس کالج میں مسجد ہے مسجد کس طرح قادیانیوں کے حوالے کی جاسکتی ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کی سچائی کی دلیل میں جتنی پیش گوئیاں کیں۔ جتنے دعوی کئے اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں جھوٹے ثابت ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے ۵۲ سال تک اپنی کتابوں میں تحریر کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام زندہ ہیں اور قیامت کے قریب ان کا نزول ہوگا ۵۲ سال بعد الہام ہوا کہ عیسی علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ اور وہ مسیح موعود ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے زندگی کے ۵۲ سال سچ کہا اور مرزا غلام احمد کے پیروکار کہتے ہیں کہ ۵۲ سال جھوٹ کہا اس کے بعد ۱۷ سال سچ کہا۔ گویا اتفاق ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا ہے فرق یہ ہے کہ مسلمان کہتے ہیں سترہ سال جھوٹ بولا قادیانی کہتے ہیں ۵۲ سال جھوٹ بولا آپ بتائیے کہ ایک جھوٹا شخص کیسے نبی ہو سکتا ہے۔ مرزا طاہر دعوی کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق میری آواز دنیا میں پھیلے گی اور آج قادیانیت کی آواز ڈش اینٹینا کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اگر ٹی وی کے ذریعہ آواز پھیلنا حق کی دلیل ہے تو تمام گانے والے مرد اور عورتیں جن کی آواز دنیا بھر میں اربوں لوگ سنتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ عیسائیت کی آواز کئی سالوں سے ٹی وی پر گونج رہی ہے وہ حق پر ہیں۔ قادیانیت کی باطل ہونے کی دلیل ہے کہ وہ غیر اسلامی طریقے سے تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حق کا معیار نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کی زندگی ہے اور مسلمان نبی اکرم ﷺ سے وابستہ ہونے کو شفاعت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اگر قادیانی نجات چاہتے ہیں تو جھوٹے مدعی نبوت کی اتباع چھوڑ کر نبی آخر الزمان ﷺ کے دامن کو تھام لیں اور جھوٹے نبی کے خالف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح جہاد کریں۔ کانفرنس کی اگلی نشست جمعہ کے دن صبح دس تا نماز عصر ہوگی جس سے جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمان' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ اور سید منور حسن' مولانا عبداللہ بھکر' حافظ ریاض درانی' مولانا رشید احمد لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا خطاب کریں گے۔

○

حقوق کس کے تحفظ کیسا؟

رپورٹ: ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر

بھکر شہر کے مقامی اخبار بھکر ٹائمز ۱۹ تا ۳۱ جولائی میں ایک خبر شائع ہوئی کہ عنوان یہ تھا کہ ملک احمد خان نے قادیانیوں کے حقوق کا نعرہ بلند کر دیا۔ یہ خبر حقوق انسانی کے نام نہاد ترجمان جہد حق مئی ۱۹۹۶ء سے لی گئی تھی رسالہ کا مطالعہ کیا اور خبر کی تفصیل میں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ اطلاع کے مطابق لاہور کے ایک فلیٹز ہوٹل میں نام نہاد حقوق انسانی کی رہبر عاصمہ جہانگیر (جو ایک قادیانی کی بیوی ہے) کی صدارت میں ایک اجتماع ہوا ورکشاپ کے عنوان سے اور یہ پروگرام ۱۵ مارچ ۱۹۹۶ء کو ہوا اس میں ہمارے بھکر شہر کے دو نمائندہ کی تقاریر ہوئی ان کے نام یہ ہیں سید کاظم نقوی اور ملک احمد خان اور اس ورکشاپ حقوق انسانی میں جو تقاریر ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ کفر کو پاکستان میں مسلط کئے جانے کی سازش ہو رہی ہیں آج پاکستان کا کونسا مسلمان جو حساس ہے وہ نہیں جانتا کہ عاصمہ جہانگیر پاکستان میں کس مقصد کے لئے کام کر رہی ہیں اور ملک میں فحاشی پھیلا کر اسلام دشمن قوتوں کو کس طرح سہارا دے رہی ہیں ہمیں اس ورکشاپ میں اپنے بھکر کے دو ساتھیوں کی شرکت پر افسوس ہوا اور وہ اس لئے بھی کہ یہ دونوں حضرات بھکر کے صحافی بھی ہیں عاصمہ جہانگیر اور اقوام عالم کا کفر کے نزدیک ان دونوں صحافیوں کی بہت اہمیت ہے ایک صحافی سید کاظم نقوی اہل تشیع راہنماؤں کے قریبی ہیں اور ملک احمد خان اہل سنت علماء کرام کے قریبی ہیں حالانکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اہل سنت علماء کرام اور اہل تشیع راہنما اس نام نہاد حقوق انسانی تنظیم کے سخت ترین مخالف ہیں عاصمہ جہانگیر اور کفر طاقتیں ان کو اپنا آلہ کار بنا کر بھکر کی مذہبی قوتوں کو کمزور کرنا چاہتے ہیں حقوق انسانی والے یہ بات یاد رکھیں انشاء اللہ ان کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوگی بھکر کے غیور اہل سنت علماء کرام اور اہل تشیع راہنما اس سازش کو ناکام بنا دیں گے ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ کفر کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ ہمیشہ جو دین کے معاملہ میں سرفہرست ہوتا ہے اسی کے حلقہ کے لوگوں کو کفر خریدنے کی کوشش کرتا ہے پاکستان اور ہندوستان جب متحد تھا تو مشہور زمانہ لیڈر ایک عظیم صحافی خم ٹھوک کر قادیانیت کے خلاف میدان عمل میں نبرد آزما تھا اور قادیانیوں نے ان کے بیٹے کو اپنا آلہ کار بنایا ہوا تھا اور آخری تاجدار ہند بہادر شاہ ظفر کو ناکام کرنے کے لئے ان کے سسر مرزا الٰہی بخش اور ان کے قریبی ساتھی حکیم احسن کو انگریز نے اپنا آلہ کار بنا کر جنگ آزادی کو سبوتاژ کیا اور سلطان ٹیپو کے قریبی میر صادق اور دیگر احباب انگریز کے آلہ کار تھے سراج الدولہ کے لئے میر جعفر نے غداری کی اس تاریخ سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بھکر کی تاریخ میں یہ بات موجود ہے کہ قادیانی بھکر میں اپنا ایک عظیم مرکز بنانا چاہتے تھے اور اس منصوبہ میں سب سے پہلے قادیانی اسماعیل نے تھل ٹیکسٹائل ملز اور پھر اسماعیل کالج کا اجراء اور اسماعیل کالج کا مشہور واقع ہے کہ جب کالج بن گیا بانی پاکستان کی تصویر کے اوپر قادیانی محمد اسماعیل کی تصویر لگائی گئی جب قادیانیوں کے منصوبہ علماء کرام بھکر کے سامنے آئے محراب و منبر سے صدا احتجاج بلند ہوا اور اس منصوبہ کو ناکام بنا دیا اب قادیانی اپنی ناکامی کے بعد علماء کرام سے بدلہ لینے کی خاطر ان کے قریبی احباب کو نام نہاد حقوق انسانی تنظیم جو مسلمان کے خلاف اور عیسائیوں اور قادیانیوں کے حق میں ہے ان کو اپنے قریب کرنا شروع کیا جو دین داروں کے خلاف بہت بڑی سازش ہے ملک احمد خان اور سید کاظم نقوی کے اس فعل پر یہ غیور مسلمانوں نے صدا احتجاج بلند کی تو ملک احمد خان بجائے اپنی بات پر شرمندہ ہوتا اور امت مسلمہ سے معذرت کرتا اور اپنا قبلہ درست کرتا اور قادیانیوں اور عیسائیوں کی حمایت پر لعنت بھیجتا بجائے اس کے اور اپنے ارادے میں پکا ہو گیا اور قادیانیوں کی وکالت شروع کر دی نام نہاد حقوق انسانی کے فضائل سنانے شروع کر دیئے اور اس بات کو ہوا دینی شروع کی میں جب اخبار نکالتا تھا اس اخبار میں میں نے مجلس تحفظ ختم نبوت والوں اور ڈاکٹر دین محمد فریدی کی خبر نہیں لگائی اس لئے یہ لوگ میرے خلاف ہیں میں نے ملک احمد خان کو سید احترام اس بات کی طرف لاتے ہوئے ملک صاحب اے حضرت مولانا خان محمد صاحب میرے پیر و مرشد ہیں اور آپ کے خاندان کے بھی آپ کی تقریر پر جو رسالہ جہد حق میں شائع ہوئی اس عظیم شخصیت کے سامنے رکھتے ہیں جو حضرت اقدس فیصلہ فرمادیں مجھے منظور ہوگا آپ بھی قبول کر لیں اور اگر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہونا چاہتے تو بھکر کے کسی بھی صاحب علم حضرات کی محفل بلا لیتے ہیں ڈی سی صاحب ایس پی صاحب یا ملک محمد یاسین بچھی صاحب ایڈووکیٹ اپنا ثالث بنالیں آپ قادیانیوں پر ظلم کی وضاحت کریں آپ ان کی لئے وکیل بن کر آئیں اور راقم قادیانیوں کی اور عیسائیوں کی اسلام اور ملک دشمنی اور مسلمانوں اور ملک پاکستان سے دشمنی کے ثبوت لے کر پیش کروں ہمت ہے تو تشریف لائیں راقم آپ کے جواب کا منتظر ہوگا۔

قسط نمبر۲

محترم حافظ محمد ثانی

گستاخ رسول کی شرعی سزا

ایک تاریخی اور تحقیقی جائزہ

علمائے امت کا متفقہ فیصلہ

محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے' کافر ہے۔ (الشفاء ۸ر۲۱۵' الصارم المسلول ص ۴' الرد المختار ۳ر۳۱۷)

امام ابو بکر ابن منذر نے فرمایا! علماء اسلام کا اجماع ہے کہ شاتم رسول قتل کیا جائے گا' ان میں امام مالک بن انس' لیث بن سعد' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ شامل ہیں اور یہی امام شافعیؒ کا مذہب ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مقتضیٰ ہے۔ پھر فرماتے ہیں اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ ان کے دیگر شاگرد' امام سفیان ثوری کوفہ کے دیگر علماء اور امام اوزاعی کا قول بھی اسی طرح ہے۔

بے شک ہر وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی یا حضور ﷺ کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا' حضور ﷺ کی ذات مقدسہ' آپ ﷺ کے نسب' دین یا آپ ﷺ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی' یا آپ ﷺ پر طعنہ زنی کی' یا جس نے بطریق شتم' اہانت یا تحقیر شان مبارک کی' یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کے لئے حضور کو کسی شے سے تشبیہ دی' وہ حضور ﷺ کو راست گالی دینے والا ہے' اسے قتل کردیا جائے۔ ہم اس حکم میں قطعاً" کوئی استثناء نہیں کرتے۔ نہ ہم اس میں شک کرتے ہیں' خواہ صراحتاً" توہین ہو یا اشارتاً" یا کنایتہً۔ اور اس مسئلہ پر جمہور علمائے امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے' عہد صحابہ سے لے کر آج تک (الشفاء ۲ر۲۱۴' الصارم المسلول ص ۵۳۵)

علامہ ابو سلیمان الخطابی فرماتے ہیں' جب مسلمان کہلوانے والا نبی اکرم ﷺ کی شان میں تنقیص اور اہانت کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔ (الشفاء ۲ر۲۱۹)

خلاصہ یہ ہے کہ ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہؒ' امام شافعیؒ' امام مالکؒ' امام احمد بن حنبلؒ سے یہی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اہانت کے مرتکب' آپ ﷺ کی تنقیص کرنے والے اور آپ ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (فتاویٰ شامی ۳ر۳۲۱)

فتح القدیر (۴ر۸۸۲) میں ہے۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے۔ آپ ﷺ کو گالی دینے والا تو یقیناً" مستحق گردن زنی ہے پھر یہ قتل ہمارے نزدیک بطور حد ہو گا۔

فتاویٰ قاضی خان (۴ر۸۸۲) میں ہے:

کسی شے میں حضور ﷺ پر عیب لگانے والا کافر ہے اور اسی طرح بعض علماء نے فرمایا اگر کوئی حضور ﷺ کے بال مبارک کو شعر کے بجائے' بصیغہ تصغیر "شعیر" کہہ دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اور امام ابو حفص کبیر سے منقول ہے کہ اگر کسی نے حضور انور ﷺ کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی عیب منسوب کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

علامہ جصاص رازی لکھتے ہیں:

"کسی مسلمان کو اس میں اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی اہانت و ایذاء رسانی کا قصد کیا وہ مسلمان کہلائے۔ وہ مرتد و مستحق قتل ہے۔ (احکام القرآن ۳ر۱۰۶)

امام ابن تیمیہ کا فیصلہ

اہانت رسول ﷺ اور شاتم رسول کے کفر کے مسئلے پر اور اس کے ارتداد اور واجب القتل ہونے پر سب سے جامع اور متداول کتاب علامہ امام ابن تیمیہ (المتوفیٰ ۷۲۴) کی "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" ہے۔ موصوف نے اپنی کتاب کو چار مسائل پر مرتب کیا ہے۔ (۱) نبی اکرم ﷺ کی شان میں اہانت کا مرتکب واجب القتل ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔ (۲) اگر ذمی (اسلامی ریاست کا غیر مسلم باشندہ) ہو تو

بھی اسے قتل کیا جائے نہ اس پر احسان کرنا جائز ہے نہ فدیہ لینا روا ہے۔ (۳)اس کی توبہ قبول کی جائے گی یا نہیں۔ اس بارے میں علمائے امت کی آراء۔ (۴)اہانت رسول میں کیا کیا باتیں داخل ہیں۔ شاتم رسول کون ہوگا؟ اہانت اور تنقیص کیا ہے؟

علاوہ ازیں اس موضوع پر علامہ تاج الدین السبکی (المتوفی ۷۷۱ھ) کی کتاب "السیف المسلول علی شاتم الرسول" بھی قابل مطالعہ ہے۔

علامہ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

"رسول اکرم ﷺ کی شان میں دشنام طرازی ایک عام مومن کو گالی دینے کی طرح نہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ عام حقوق و فرائض میں اور محرمات میں عام مومنوں کی طرح نہیں ہیں' جیسے یہ کہ آپ ﷺ کی اطاعت و محبت واجب ہے اور آپ ﷺ کی محبت تمام لوگوں کی محبت سے مقدم ہے۔ نیز یہ کہ اکرام و احترام میں کوئی آپ ﷺ کا سہیم و شریک نہیں ہے۔۔ آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام بھیجنا واجب ہے۔ اور اسی قسم کی ان گنت خصوصیات و امتیازات آپ ﷺ کو گالی دینا اللہ اس کے رسول اور اس کے مومن بندوں کی ایذاء کا موجب ہے' اس سلسلہ مین جو بات کم از کم کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو گالی دینا کفر و قتل کا موجب ہے' جبکہ دوسروں کو گالی دینا صرف گناہ اور معصیت کا آئینہ دار ہے۔" (الصارم المسلول) مزید لکھتے ہیں۔

روئے زمین کو "سب رسول" (نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے) کے اظہار سے پاک کرنا بقدر امکان واجب ہے' اس لئے کہ یہ بات غلبہ دین کی تکمیل' اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کے اللہ کے لئے خالص ہونے کا لازمی عنصر ہے۔ اگر اعلانیہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دی جائے اور اس کے مرتکب سے انتقام نہ لیا جائے تو دین کا غلبہ باقی نہیں رہے گا اور اللہ کا کلمہ بلند نہ ہوگا۔ یہ اسی طرح ضروری ہے جس طرح کرہ ارض کو زانیوں' چوروں اور رہزنوں سے بقدر امکان پاک کرنا ضروری ہے۔

مزید رقم طراز ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی نصرت و اعانت اور اکرام و احترام واجب۔ اور آپ ﷺ کے دشنام دہندہ کو قتل کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسے آدمی کو قتل نہ کیا جائے تو یہ آپ ﷺ کی تائید و نصرت اور توقیر نہیں بلکہ آپ ﷺ کی قلیل ترین نصرت ہے' اس لئے کہ گالی دینے والا ہمارے قبضہ میں ہے اور ہمیں اس پر قدرت حاصل ہے۔ اگر ہم اسے قتل نہ کریں' حالانکہ اسے قتل کرنا واجب ہے تو یہ حد درجہ کی رسوائی اور تحقیر و تذلیل ہے۔

دیگر انبیاء کا معاملہ

امام ابن تیمیہ دیگر انبیاء و رسل کی حرمت و تقدس اور ان کی عظمت و ناموس کی اہانت کے مرتکب اور ان کے شاتم کے بارے میں لکھتے ہیں: دیگر تمام انبیاء کو گالی دینے کی سزا بھی وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے کی ہے۔ جو معروف انبیاء میں سے ہو اور ان کا نام قرآن میں مذکور ہو یا نبوت کے ساتھ موصوف ہو جیسے کسی گفتگو کے دوران یوں کہے کہ فلاں نے ایسا کہا یا یوں کیا' پھر ایسی بات کہنے والے یا کرنے والے کو گالی دے جبکہ وہ جانتا بھی ہو کہ یہ نبی ہیں۔ یا گروہ انبیاء کو علی الاطلاق گالی دے تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ کی شان میں توہین کرنے والے کا ہے اس لئے کہ ان پر ایمان لانا عموماً" واجب ہے اور اس نبی پر خصوصاً" ایمان لانا واجب ہے جس کا واقعہ اللہ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ اگر مسلمان نبی کو گالی دے تو وہ کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔ اور اگر ذمی غیر مسلم گالی دے تو وہ حربی کافر بن جاتا ہے۔ (الصارم المسلول)

امام ابن تیمیہ مزید لکھتے ہیں:

جس طرح آپ ﷺ کی حرمت و تقدس سب سے زیادہ ہے' اسی طرح دیگر انبیاء و رسل اس مسئلے میں آپ ﷺ کے سہیم و شریک ہیں کہ ان کو گالی دینے والا کافر اور مرتد اور واجب القتل ہے (ایضاً")

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اب ایک اعتراض باقی رہ جاتا ہے کہ اگر توہین رسالت کا مرتکب "گستاخ رسول مباح الدم اور واجب القتل ہے تو عہد نبوی ﷺ میں منافقین نے حضور ﷺ کی توہین و تنقیص کی آپ ﷺ کی شان میں نازیبا اہانت انگیز الفاظ استعمال کئے اور صریح توہین کی' اس کے باوجود بعض مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عرض کرنے اور اجازت طلب کرنے کے باوجود کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ ﷺ ہمیں حکم دیں تو ہم اس کا سرتن سے جدا کردیں' آپ ﷺ نے اجازت نہ دی۔

اس کے جواب میں علامہ ابن تیمیہؒ نے متعدد وجوہات بیان کی ہیں:

(۱) اس وقت ان منافقین پر حد قائم کرنا فساد عظیم کا موجب تھا۔ ان کے کلمات توہین پر صبر کرلینا اس فساد کی نسبت آسان تھا۔

(۲) منافقین اعلانیہ توہین رسالت کے مرتکب نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ آپس میں چھپ کر حضور ﷺ کے حق میں توہین آمیز کلمات استعمال کیا کرتے تھے۔

(۳) منافقین کے ارتکاب توہین کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی اکرم ﷺ سے ان کے قتل کی اجازت طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے تھے کہ توہین

بقیہ صفحہ ۲۳

محمد عاشق بھٹی

ڈپریشن

بعض بیماریاں انسان کو ایسی لاحق ہوتی ہیں کہ ہر طریقہ علاج اپنانے پے بھی جانے کا نام نہیں لیتیں لیکن جب ان بیماریوں کی جانچ پڑتال کی جائے تو یہ عقدہ کھلتا ہے کہ یہ دراصل Depression پژمردگی کی بیماری ہے۔ ڈیپریشن کے مریض دنیا بھر میں ملتے ہیں اور یہ بیماری ایسی ہے کہ آغاز میں ہی اسے کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ خوفناک صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ مریض اس پژمردگی (Depression) کو جان بوجھ کر یا انجانے میں چھپاتا رہتا ہے اور غلطی سے اسے جسمانی تکلیف تسلیم کر لیتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ افراد خصوصاً بوڑھے لوگوں کو جسمانی بیماری اس مرض کی آڑ میں پوشیدہ رہتی ہے اور پھر گھمبیر صورت اختیار کر جاتی ہے۔ یہ مرض کسی بھی عمر میں اور کسی بھی سماجی سطح کے شخص کو ہو سکتا ہے اس کے لئے جنسی تفریق بھی کوئی معانی نہیں رکھتی اور نہ عقل مند لوگ اس سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر پژمردگی کا علاج نہ کیا جائے تو انسان کی سماجی اور اقتصادی زندگی پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ ازدواجی زندگی میں میاں بیوی میں ہم آہنگی نہ ہونے سے بھی اس مرض کا لاحق ہونا ممکن ہے۔

زیادہ تر لوگ بھیانک قسم کی بیماریوں کے بارے میں تو کچھ نہ کچھ جانتے ہیں لیکن پژمردگی Depression کے مرض کو پہنچاننا ان کے لئے انتہائی مشکل ہے کیونکہ یہ دوسرے کئی امراض کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے۔ پژمردگی کی کچھ اقسام ایسی بھی ہیں جن سے جسمانی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں یعنی ان تکالیف سے نجات پانے کے لئے کتنے ہی ہاتھ پاؤں مارے جائیں' فائدہ اسی وقت ہوتا ہے جب تکلیف کی بنیادی وجہ پژمردگی کو رفع کیا جائے۔

ڈیپریشن دو قسم کا ہوتا ہے ایک Reactive Depression اور دوسرا Endogenous Depression ـ Reactive Depression کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کسی ناخوشگوار واقع کے ردعمل کے باعث ہوتا ہے مثلاً اگر ایک طالب علم تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے والدین کا بہت سا روپیہ خرچ کر کے بیرون ملک جاتا ہے اور فائنل امتحان میں ناکام ہو جاتا ہے تو اس کی اطلاع اپنے پیارے والدین کو دینے کے خیال سے ہی وہ اداس اور مایوس ہو جاتا ہے یہ Reactive Depression کی ایک عام مثال ہے۔ اگر وہ طالب علم ضرورت سے زیادہ اداس رہے گا تو کچھ دنوں کے بعد اس کے لئے روزمرہ کے امور درست طریقے سے انجام دینا ناممکن ہو جائے گا۔ اس کی نیند پوری نہیں ہو گی اور وہ کوئی کام تندہی سے انجام نہیں دے سکے گا۔

پوری طرح سے نیند نہ آنا اور بار بار نیند میں خلل پڑنا' Reactive Depression کے واضح علامات ہیں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب مریض کے جذبات کا معائنہ کیا جائے تو پرانی یادیں ابھرنے کے باعث اس کی حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مریض کو نیند کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟ ایک تو نیند کی جگہ پوری طرح پرسکون ہونی چاہئے' اور صاف ہوا کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے۔ سونے کی جگہ کے قریب ہلکی روشنی کا انتظام رکھنا چاہئے۔ روشنی کا سوئچ ہاتھ کے بالکل قریب ہونا چاہئے تاکہ ضرورت کے وقت اسے جلایا اور بجھایا جا سکے۔ بستر زیادہ ملائم نہیں ہونا چاہئے' اگر کوئی شخص دن بھر کھلی جگہ پر کام کرتا رہے تو رات کو نیند بہت اچھی آتی ہے۔ دن میں گھومنا اور زور زور سے گہری سانس لینا نیند لانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ Reactive Depression کا مریض سوجھ بوجھ سے کام لے کر اپنی مدد خود کر سکتا ہے اسے یہ محسوس کرنا چاہئے کہ کچھ جذباتی مشکلات اور الجھنوں کے باعث یہ صورت پیدا ہوئی ہے۔ پژمردگی کی ابتدائی حالت میں توجہ دی جائے تو اس مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

سکول جانے والے چھوٹے بچوں میں بھی پژمردگی Depression ایک عام مرض ہے۔ وہ کسی طبی سبب کے بغیر بیمار ہونے کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ سکول جانے والے بچوں میں جب پژمردگی کی شکایت پیدا ہوتی ہے تو وہ اس سے بچنے کے لئے پیٹ درد یا بیمار ہونے کی بات کرتے ہیں۔ یہ بات خاص

> حوصلہ شکن حالات میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ مایوسی گناہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا تمام تفکرات سے نجات دلاتا ہے آنے والا وقت اور ہونے والے واقعات اللہ پر توکل کرنے والوں کے لئے سہل ثابت ہوتے ہیں۔

طور پر ان بچوں پر لاگو ہوتی ہے جو پڑھائی میں کمزور ہونے کے باعث پژمردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں پژمردگی کی کچھ دوسری وجوہات بھی ہو سکتی ہیں جن میں خاندان میں تناؤ' والدین میں جھگڑا' ان کی وفات یا کسی بہت زیادہ پیار کرنے والے عزیز مثلاً دادا' دادی' نانا' نانی میں سے کسی کی موت یا شدید بیماری شامل ہیں۔

جوانوں اور بالغوں میں پژمردگی کی کئی وجوہات ہیں مثلاً امتحانات کا خوف' والدین میں باہم مخالفت اور کشمکش' کسی عزیز دوست کی موت' محبت میں ناکامی وغیرہ۔ اس کی ایک عام وجہ یہ بھی ہے کہ ان پر والدین کی خواہشات کے مطابق نئے اور تعلیمی سطح پر کسی خاص درجے کو حاصل کرنے کا دباؤ رہتا ہے۔

پہلی بار جب لوگ ملازمت پر جانے کے لئے گھر کو چھوڑتے ہیں تو پژمردگی میں گھر جاتے ہیں۔ زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ نئی زندگی میں اپنے آپ کو قائم کرنے یا اس کے مطابق ڈھالنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ ایک عام مفلس شخص جس کی پرورش اچھے طریقے پر نہیں ہوئی وہ بھی اپنے آپ کو نئے حالات کے مطابق ڈھالنے میں بہت مشکل محسوس کرتا ہے کیوں کہ اس کے لئے دوسرے لوگوں کے سامنے اپنی خاص شخصیت قائم کرنے کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔

کچھ عورتوں کو حمل کی حالت کے ابتدائی دنوں میں جذباتی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جسم میں بے چینی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ صبح کا مرض (Morning Sickness) لاحق ہو جاتا ہے جس میں حاملہ کو صبح سویرے اٹھتے ہی قے آتی ہے اور وہ چڑچڑی ہو جاتی ہے اور بے چینی کے ساتھ ساتھ یہ خیال اس کے دل میں گھر کر جاتا ہے کہ وہ بیمار ہے۔

پژمردگی کی دوسری قسم Endogenous Depression کے مختلف مراحل اور صورتیں ہیں۔ یہ اپنی بھیانک صورت میں ہو تو اس میں اداسی' جسمانی افعال میں کمی اور ذہنی سستی Retardation محسوس ہوتی ہے (ذہنی سستی کا مطلب ہے خیالات اور افعال میں ٹھہراؤ آ جانا) جسم کی جلد پر کشش محسوس نہیں ہوتی اور زرد اور بھوری سی پڑ جاتی ہے' منہ خشک رہنے لگتا ہے' مریض ست نظر آتا ہے اور ہر ایک کام میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔ عموماً اپنے آپ سے نفرت بھی کرتا ہے۔ ازدواجی افعال میں اس کی دلچسپی جاتی رہتی ہے اور عام جسمانی قوت میں بھی کمی آ جاتی ہے۔ بعض اوقات عورتوں میں عارضی طور پر حیض بند ہو جاتا ہے۔

پژمردگی اور پریشانی میں فرق

روزمرہ زندگی پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہم ہروقت پریشان رہتے

مایوسی' بے چارگی اور مجبوری کے احساسات جسم کے دفاعی نظام کو کمزور کر دیتے ہیں جسم کے دفاعی نظام کو موثر بنانے کے لئے نماز واحد سہارا ہے اس سے انسان اللہ کی رحمت کا طلبگار بن جاتا ہے اور پژمردگی کی کیفیت جاتی رہتی ہے اسی لئے باری تعالیٰ نے فرمایا ہے: الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

ہیں۔ جب انسان کو یہ محسوس ہو کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں تو وہ پریشانی محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اس کا مایوس ہو جانا ایک عام سی بات محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ کیفیت پوشیدہ رہتی ہے یا مریض اسے دبانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

پریشانی ہماری روزمرہ زندگی کا ایک عام حصہ ہے اور ہم اس پریشانی کی حالت میں بھی زندگی کی مصروفیات میں مگن رہتے ہیں۔ ہم تھوڑی بہت "حفاظتی پریشانی" کے بغیر زندہ رہ بھی نہیں سکتے مثلاً کار وغیرہ چلاتے وقت یا بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھتے ہوئے ان کی حفاظت کے متعلق پریشانی ایک قدرتی امر ہے' پیشہ ورانہ سرگرمیوں کو درست سرانجام دینے کی فکر یا پریشانی سے تو ہم ایک طرح کی قوت حاصل کرتے ہیں لیکن معاملہ اس وقت بگڑنے لگتا ہے جب پریشانی معمول سے بڑھتی چلی جائے اور اس کا اثر ہماری روزمرہ زندگی اور رات کی نیند پر پڑنے لگے۔ اس صورت میں اس معمولی حالت کے ڈانڈے پژمردگی یا ڈپریشن سے ملنے لگتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سماجی بے چینی' ناانصافی' ذہنی پریشانی' خودکشی کا رجحان' مجرمانہ احساس' پریشانی' تناؤ' مایوسی اور حفاظتی پریشانی وغیرہ کے مندرجہ بالا مسائل کے حل کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ جہاں تک ان باتوں سے چھٹکارے کا تعلق ہے تو انسان کو اپنے جذبات کے ساتھ زندگی گزارنے کا طریقہ آنا چاہیے۔ احساسات و جذبات کا مثبت انداز میں اظہار' صحت مند زندگی بسر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور ہمارے لئے ایسا صرف اور صرف اپنے نظریہ حیات پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن ہے۔ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے سے انسان دکھوں کا مداوا پا لیتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حوصلہ شکن حالات میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ مایوسی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا تمام تفکرات سے نجات دلاتا ہے۔ آنے والا وقت اور ہونے والے واقعات' اللہ پر توکل کرنے والوں کے لئے سہل ثابت ہوتے ہیں۔ مایوسی' بے چارگی اور مجبوری کے احساسات جسم کے دفاعی نظام کو کمزور کر دیتے ہیں۔ جسم کے دفاعی نظام کو موثر بنانے کے لئے نماز واحد سہارا ہے اس سے انسان اللہ کی رحمت کا طلبگار بن جاتا ہے اور پژمردگی کی کیفیت جاتی رہتی ہے۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سنو اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ پانچ وقت نماز پڑھنے والے شخص کا ذہنی وجسمانی تناؤ جاتا رہتا ہے کیونکہ وہ دن میں پانچ دفعہ وضو کرتا ہے۔ وضو کے اندر ایک بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ اس سے تناؤ کم ہو جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو سہل اور Relax محسوس کرنے لگتا ہے۔

مغربی ممالک کے عوام نے جذبات کے اظہار اور متوازن زندگی گزارنے کے کئی طریقے اپنائے ہیں جن میں اکثر منفی ہیں لیکن بحیثیت مسلمان ہم خوش نصیب ہیں کہ خدا کی ذات پر بھروسا' ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرنے کے شعوری اور لاشعوری احساس نے ہمیں آلام و مصائب میں ثابت قدم رہنے کے لئے ایک مضبوط سہارا فراہم کر رکھا ہے۔ ماہرین صحت' صحت مند زندگی بسر کرنے کے لئے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہر حال اور مشکل میں خدا کی ذات پر بھروسا رکھیں۔ مذہب سے وابستگی' طمانیت قلب اور سکون کا بہترین وسیلہ ہے۔ قناعت پسندی کو اپنا شعار بنائیں' خواہشات اتنی پالیں جو ممکنات کے دائرے میں ہوں۔

غصے اور اپنے جذبات و احساسات کو کچلنے کے بجائے مثبت انداز میں ان کا اظہار کریں۔ دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ آپ کی ہمدردی کے دو بول بھی دوسرے کو سکون دے سکتے ہیں۔ مزید براں صحت مندانہ کھیل یا مشغلہ ضرور اپنائیں۔

یاد رہے کہ ذہنی پریشانی اور تناؤ' اعصابی کمزوری' بے چینی' گردن کا کھچاؤ' معدے کا السر' آدھے سر کا درد' گردن کا کھچاؤ' خودکشی کا رجحان' غصہ او دیگر بے شمار امراض پژمردگی سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کا راز اللہ تعالیٰ سے لو لگانے اور اس کے عطا کردہ نظام حیات پر پوری طرح عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○

پاکستان میں ہونے والی قتل و غارت میں قادیانیت کا عمل دخل خارج از امکان نہیں

حسن ابدال ....ڈاک سے

.... پاکستان شریعت کونسل ضلع اٹک کے کنوینر مولانا حسین احمد قریشی نے ملک میں ہونے والی قتل و غارت پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں جس طرح بعض پڑوسی ممالک کی دخل اندازی سے انکار نہیں ہو سکتا اسی طرح اس قتل و غارت میں قادیانیت کا عمل دخل بھی خارج از امکان نہیں اس وقت ملک کے وہ تمام طبقات باہم دست و گریباں ہیں جنہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

دوسری طرف پاکستان کے اس سابق وزیر اعظم کا بیٹا بھی گولی کا نشانہ بن گیا ہے جس نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ مولانا حسین احمد قریشی نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ شریعت الٰہیہ کو کما حقہ اپنانے کا عزم اور اپنی بساط کے مطابق عمل شروع کریں اور دشمن کو پہچانیں۔

بقیہ: خاتم الانبیاء

ہندوؤں کی طرح صاف کہدو کہ ہم مسلمان نہیں ہیں اور جب ایسا کرلوگے تو ہمیں صبر آجائے گا اور تمہارے پیچھے نہیں پڑیں گے یا یونہی کہدو کہ ہم مسلمان تو ہیں لیکن وہ مسلمان نہیں' جو حاملین قرآن ہیں اور قرآن کی ہر آیت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ صاف بات کہنے سے کیوں گھبراتے ہو۔ (واللہ الهادی الی سبیل الرشاد)

بقیہ: شرعی سزا

رسالت کے مرتکب کی سزا قتل ہے۔

(۴) جن اہانت رسول کے مرتکب اہل کتاب و مشرکین کو قتل نہیں کیا گیا وہ اس وقت کی بات ہے کہ جب آپ ﷺ کو اہل کتاب سے قتال کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ بلکہ فرمایا گیا تھا کہ ان سے جزیہ قبول کرلیں اور کفار و منافقین کے خلاف جہاد کریں۔

(۵) رسول اللہ ﷺ کے لئے جائز تھا کہ آپ ﷺ اپنی حیات طیبہ میں اپنے گستاخ اور موذی کو معاف فرمادیں' لیکن امت کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور ﷺ کے گستاخ کو معاف کردے۔ اس کی سزا صرف قتل ہے۔ (الصارم المسلول)

مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

مُحمّد ۝ خاتَمُ الاَنبیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ نجوم الھدایۃ والیقین ومن اتبعھم باحسان الی یوم الدین امابعد

چودہ سو سال امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں' جس کی تصریح سورۃ احزاب کی آیت کریمہ۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں موجود ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بے شمار ارشادات سے واضح ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول آنے والا نہیں ہے آپ کے بعد اگر کوئی شخص اس بات کا دعوی کرے کہ وہ نبی ہے یا آپ کے بعد کسی شخص کے بارے میں نبی ہونے کا اعتقاد رکھے ایسا شخص قرآن کا منکر ہے اور کافر ہے اور دین اسلام سے خارج ہے مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے خلاف جو کوئی شخص کوئی بات کرے گا وہ حکم آیت کریمہ ومن یشاقق الرسول من بعد تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا ۝ کافر ہے دوزخی ہے (سورۃ النساء)

گذشتہ صدیوں کے اندر جس کسی نے نبوت کا دعوی کیا امراء و حکام نے اسے قتل کروایا اور کیفر کردار تک پہنچادیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی حکومت کے زیر سایہ نبوت کا دعوی کیا چونکہ اس وقت ہندوستان میں نصاری کی حکومت تھی اور اسے جہاد کو منسوخ کرانے کے لئے دعوائے نبوت پر آمادہ کیا گیا تھا اور اس وقت مسلمانوں کی حکومت نہ تھی اس لئے اس شخص کی دعوت آگے بڑھی اور قتل سے بچ گیا چونکہ نصاری کی حکومت اس کی پرورش کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ قادیانی جماعت آگے بڑھے تاکہ کافروں کی حکومت مضبوط ہو اس لئے وہ مرزا کی جماعت کی پشت پناہی کرتی تھی اور اس کی جماعت کے لوگوں کو عہدے دیتی تھی اور جائیدادوں اور اموال سے نوازتی تھی' جن لوگوں کو موت کے بعد کی کوئی فکر نہیں محض دنیا کے طالب تھے وہ لوگ عہدے اور جائیدادیں دیکھ کر مرزا کی جماعت مین داخل ہوتے رہے۔ بعض لوگ تو علم کے دعویدار عربی پڑھے لکھے اس کی جماعت میں شامل ہوئے تھے انہوں نے مرزا کے لئے جھوٹے دلائل تراشے اور آیت قرآنیہ میں میں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو بالتصریح خاتم النبیین بتایا ہے اس میں تحریف کرکے خود بھی کافر ہوئے اور ان لوگوں کے کفر پر جمنے کا ذریعہ بن گئے جو مرزا کی جماعت میں شامل ہوجاتے تھی' قرآن کریم کی واضح آیات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث جو کثیر تعداد میں ہیں۔ ان کے واضح بیانات جن میں محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبین بتایا ہے ان منکروں اور کافروں کے دلائل کی کوئی حیثیت نہیں جو مرزا کو نبی کہتے اور مانتے ہیں' جو لوگ مرزا کے دعوے کی تائید کرتے تھے اور اسے ایسی باتیں سمجھاتے تھے جن سے اسے اپنے جھوٹے دعوے میں تقویت ملے ان لوگوں نے جو جھوٹی باتیں مرزا کو سمجھائیں ان میں ایک یہ ہے کہ سورۃ صف میں حضرت عیسی علیہ السلام نے مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فرمایا ہے اس سے مرزا غلام احمد مراد ہے (العیاذ باللہ)

پہلے سورۃ احزاب کی آیت کی تحریف کرکے کافر ہوئے اور پھر سورۃ صف کی آیت کی تحریف کرکے یہ کہا اس سے مراد غلام احمد ہے۔ حالانکہ اس آیت میں عیسی علیہ السلام نے احمد کے آنے کی خوشخبری دی ہے' غلام احمد کے آنے کا ذکر نہیں ہے۔ یہ غلام کا لفظ اپنی طرف سے اضافہ کرکے مزید کفر کے مرتکب ہوئے نیز سورۃ الصف میں مذکورہ بالا الفاظ کے بعد فرمایا ہے فلما جاءھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین ۝ لفظ جاء ماضی کا صیغہ یہ بتارہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جس رسول کے آنے کی بشارت دی وہ نزول قرآن کے وقت آچکا تھا' سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے' مرزائیوں نے لفظ جاء کی جو تحریف کی اس کی وجہ سے مزید کفر اختیار کیا اور یہاں ایک بات اور رہ گئی قرآن نے آیات بالا میں فرمایا ہے کہ جس رسول کے آنے کی عیسی علیہ السلام نے خوشخبری دی

تھی۔ جب وہ آگیا تو لوگوں نے اسے جادوگری کی طرف منسوب کردیا۔ دنیا جانتی ہے کہ کہنے والوں نے مرزا غلام احمد کو سبھی کچھ کہا کذاب بھی بتایا مبتلائے امراض بھی بتایا لیکن جادوگر نہیں کہا کوئی خرق عادت کے خلاف بات صادر ہوتی تو لوگ اسے جادوگر کہتے وہاں تو جھوٹی پیشن گوئیوں کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ آیت بالا میں کسی ایسے شخص کی آمد کا ذکر ہے جسے لوگ جادوگر کہہ چکے تھے اور وہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ سورۃ الذاریات میں فرمایا ہے کذالک ماأتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کو جادوگر کہا جاتا رہا ہے' مرزا غلام احمد جھوٹا تھا اسے کسی نے جادوگر نہیں کہا پھر وہ آیت بالا کا مصداق کیسے ہوسکتا ہے؟ قادیانیوں کا یہ طریقہ بھی رہا ہے کہ وہ بعض گذشتہ لوگوں کی ان کتابوں سے ایسے اقوال نقل کردیتے ہیں جن کی کوئی دلیل نہیں اور لکھنے والوں کی طرف ان کی نسبت کا کوئی ثبوت نہیں' کہتے ہیں کہ فلاں عالم نے یہ لکھا ہے' فلاں صوفی نے یہ لکھا ہے' جس سے معلوم ہورہا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم نہیں ہے' بھلا قرآن کی تشریح اور رسول اللہ ﷺ کے بے شمار ارشادات کے سامنے ایسے شاذ اقوال کی کیا حیثیت ہے؟ جو شخص بھی قرآن و حدیث کے خلاف کوئی بات کہے گا وہ مردود ہوگی عامہ المسلمین کا جو عقیدہ ہے اسی کا اتباع لازم ہے ورنہ بہ حکم آیت شریف ویتبع غیر سبیل المومنین دوزخی ہوگا۔

قادیانیوں نے اپنی جماعت کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا ہے اور اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اس میں بھی فریب اور دھوکہ ہے کیونکہ جس شخص کی نبوت کے قائل ہیں وہ وہ مرزا غلام احمد تھا ان کو اپنی نسبت کے لئے مرزائی یا غلامی اختیار کرنا چاہئے یا اپنے آپ کو قادیانی کہیں کیونکہ غلام احمد قادیان کا رہنے والا تھا' جماعت کا نام جماعت احمدیہ رکھ کر ان پڑھ مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور شروع میں یہ باور کراتے ہیں کہ ہماری یہ نسبت رسول عربی احمد بن عبداللہ ﷺ کی طرف ہے (جو خاتم النبیین ﷺ کا دوسرا اسم گرامی ہے) جب کوئی شخص ان سے ملنے لگتا ہے تو اولاً اخلاق سے پیش آتے ہیں اور نئی نبوت کی بات نہیں کرتے ہیں بعد میں جب کوئی شخص ان سے متاثر ہوجاتا ہے تو اس کے دل سے ایمان کو کھرچ دیتے ہیں اور اپنی طرح کا دوزخی بنالیتے ہیں۔

تمام مسلمانوں کو ہم متنبہ اور بیدار کرتے ہیں کہ ان کافروں کے دھوکہ میں نہ آئیں' انھوں نے اسلام اور ایمان کا روپ دھار رکھا ہے اس سے دھوکہ نہ کھایئے قادیانیوں کی طرح طرح کی دھوکہ دہی اور ورغلانے کی باتوں میں یہ بھی ہے کہ کسی شخص کو کسی نے خاتم الاولیاء لکھ دیا تو اس سے سند پکڑتے ہیں کہ دیکھو ولی تو اور بھی پیدا ہوں گے پس جس طرح اس شخص کو خاتم الاولیاء کہا گیا ہے اسی طرح سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء فرمادیا گیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد کسی بھی مصنف کی تحریر سے رد ہوسکتا ہے۔ درحقیقت خاتم الاولیاء وہ آخری شخص ہوگا جو قیامت کے قریب سب سے آخر با ایمان رخصت ہوگا اس سے پہلے کوئی شخص خاتم الاولیاء نہیں ہے۔ قادیانی یوں بھی کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آئیں گے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں تو محمد عربی ﷺ خاتم النبیین کیسے ہوئے؟ یہ بھی ان کی جہالت اور حماقت کا سوال ہے ..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی نئی نبوت لے کر نازل نہیں ہوں گے وہ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے دنیا میں تشریف لائے اور نبی بنائے گئے اور پھر آسمان پر اٹھالیئے گئے جیسا کہ قرآن میں ہے (بل رفعہ اللہ الیہ) قادیانی اس تشریح کے منکر ہیں اس لئے بھی کافر ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل ہیں' جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ امت محمدیہ کے ایک فرد ہوں گے نئی نبوت کے ساتھ نہیں آئیں گے خود بھی شریعت محمدیہ پر چلیں گے اور امت محمدیہ کو بھی اس پر چلائیں گے جیسا کہ احادیث شریفہ میں اس کی تشریح ہے اور علمائے اسلام نے ہمیشہ یہ بات لکھی ہے' قادیانی جو خاتم النبیین کا ترجمہ افضل النبیین کرتے تھے بعد میں وہ بھی ختم ہوا کیونکہ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یوں کہدیا آتانی مالم یوت احدا من العلمین اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کردیا اور خود ہی خاتم النبیین کی اس تاویل کو رد کردیا۔

ارے قادیانیو! ہم تمہیں تمہاری آخرت کی خیرخواہی کے پیش نظر حق کی دعوت دیتے ہیں تم اسلام قبول کرو خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن میں آؤ قرآن کو پوری طرح مانو اور اسلام کو قبول کرو' کسی ایک شخص کے خاندان کی امارت باقی رکھنے کے لئے یا اپنے دنیاوی مفادات کے لئے دوزخ کی راہ مت چلئے رہو دیکھو تمہارے کفر سے ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے تمہاری آخرت کی بہتری کے لئے خیرخواہانہ اپیل کررہے ہیں' اگر قرآن کو ماننا نہیں ہے تو پھر مسلمان اور اسلام کا دعویٰ کرنے کی ضرورت کیا ہے لفظ مسلم تو قرآن مجید میں محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لئے استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ حج میں ہے ھو سمکم المسلمین فرمایا ہے

اب تمہارے عقیدہ میں تمہارا نبی علیحدہ ہے تو اسلام سے چپکنے کی ضرورت کیا ہے

باقی صفحہ ۲۲ پر

قادیانیوں سے تین سوال جن پر غوروفکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے

مولانا منظور احمد الحسینی لندن

سوال نمبر۱: مرزا قادیانی نے چشمہ معرفت میں لکھا تھا کہ کسی نبی کی تحقیر کفر ہے، چنانچہ لکھا ہے:

۱۔ "اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔"

(چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۱۸ روحانی خزائن ص ۳۹۰ ج ۲۳)

مرزا قادیانی اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھتا ہے:

۲۔ "اسی وجہ سے ائمہ اور اہل تصوف لکھتے ہیں کہ جن لغزشوں کا انبیاء علیہم السلام کی نسبت خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام کا دانہ کھانا اگر تحقیر کی راہ سے ان کا ذکر کیا جائے تو یہ موجب کفر اور سلب ایمان ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۱، روحانی خزائن ص ۹۱ ج ۲۱)

ادھر مرزا قادیانی کا کہنا یہ ہے کہ:

۳۔ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچہ جات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کے عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷، روحانی خزائن صفحہ ایضاً مذکورہ جلد ۵)

۴۔ مرزا قادیانی اپنے مکتوبات میں لکھتا ہے:

"مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیؤ، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر، خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا"

(مکتوبات احمدیہ ص ۲۱-۲۴، ج ۳)

ہم نے اس سوال میں چار حوالہ جات مرزا قادیانی کی کتابوں سے پیش کئے ہے ان چار میں سے پہلے دو آخری دو سے صاف طور پر ٹکرا رہے ہیں پہلے دو بتلا رہے ہیں کہ کسی نبی کی تحقیر کفر اور موجب سلب ایمان ہے اور آخری دو کے مطابق مرزا صاحب خود انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں اب مرزائیوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ اس طرح انہوں نے اپنی ہی قلم سے موجب کفریات لکھ کر اپنے کفر پر خود ہی مہر لگا دی ہے یا نہیں۔

سوال نمبر۲: مرزا قادیانی اپنی کتاب اتمام الحجہ میں لکھتا ہے:

"حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حسی فی اللہ سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہی کی حدود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔"

(اتمام الحجہ ص ۱۸-۱۹، روحانی خزائن ص ۲۹۶-۲۹۷، ج ۸)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلاد شام میں موجود ہے اور اس پر مرزا کے ایک مرید کی گواہی بھی ہے جو مرزا قادیانی نے اسی کتاب ص ۱۹ کے حاشیہ میں درج کی ہے۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی مجموعہ اشتہارات جلد سوم میں لکھتا ہے:

"خدائے قادر و قیوم نے بدنیت یہودیوں کو اس راہ سے ناکام اور نامراد رکھا اور اپنے پاک نبی علیہ السلام کو نہ صرف صلیبی موت سے بچایا بلکہ اس کو ایک سو بیس برس تک زندہ رکھ کر تمام دشمن یہودیوں کو اس کے سامنے ہلاک کیا ہاں خدا تعالیٰ کی اس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گذرا جس نے قوم کی ایذا کی وجہ سے ہجرت نہ کی ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر اور تبت میں آئے ہوئے تھے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا کر آخر کار خاک کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا اور سرینگر خانیار کے محلہ میں باعزاز تمام دفن کئے گئے آپ کی قبر بہت مشہور ہے۔ یزار و یتبرک بہ"

(مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی ص ۶۸-۶۹، ج ۳)

مزید لکھتا ہے:

"حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے گو خدا کے رحم نے ان کو بچالیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کرکے آخر کشمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچادیا .... حضرت مسیح صلیب سے نجات پاکر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے ملک میں سے ہوتے ہوئے کوہ نعمان میں پہنچے اور جیسا کہ اس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ اب تک گواہی دے رہا ہے وہ ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک عبادت کرتے رہے اور سکھوں کے زمانہ تک ان کی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سرینگر میں ایک سو پچیس سال کی عمر میں وفات پائی اور خانیار محلہ کے قریب آپ کا مقدس مزار ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی ص ۱۴۹-۱۵۰، ج ۳)

مزید اسی کتاب میں لکھتا ہے:

"حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمانوں پر گئے بلکہ صلیب سے نجات پاکر اور پھر مرہم عیسیٰ سے صلیبی زخموں سے شفاء حاصل کرکے نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور ایک مدت تک رہے جہاں شہزادہ نبی کا ایک چبوترہ کہلاتا ہے جو اب تک موجود ہے اور پھر وہاں سے پنجاب میں آئے اور مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے آخر کشمیر میں گئے اور ایک سو پچیس برس کی عمر پاکر کشمیر میں ہی فوت ہوئے اور سرینگر خانیار کے محلّہ کے قریب دفن کیے گئے۔"

(مجموعہ اشتہارات ص ۱۹۳، ج ۳)

اسی کتاب کے صفحہ ۲۶۹ پر ہے

"یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پاکر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی ......چوتھا تاریخی گواہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر وہ قبر ہے جو اب تک محلّہ خانیار سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔"

مرزا قادیانی کے ان دونوں بیانوں میں تناقض ہے اتمام الحجہ میں لکھتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر بلاد شام میں ہے اور مجموعہ اشتہارات میں لکھتا ہے کہ کشمیر میں ہے ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات صحیح ہے اور کونسی غلط، کونسی سچی ہے اور کونسی جھوٹی، پھر مجموعہ اشتہارات کے چار حوالہ جات ان میں آپس میں تضاد ہے پہلے اور آخری حوالہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ اسلام نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور درمیانی دو حوالوں کے مطابق آپ نے ایک سو پچیس برس عمر پائی۔

نیز پہلے اور آخری کے مطابق قبر محلہ خانیار میں ہے اور درمیانی دو حوالوں کے مطابق قبر محلّہ خانیار کے قریب ہے۔ اگر ان چاروں حوالہ جات کو مزید غور سے پڑھا جائے تو مزید تناقض اور اختلاف معلوم ہوگا۔

مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے"

(براہین احمدیہ پنجم ضمیمہ ص ۱۱۱، خزائن ص ۲۷۵ ج ۲۱)

لہٰذا ہمارا مرزائیوں سے سوال ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ہی قول کے مطابق جھوٹے ثابت ہوئے کہ نہ ہوئے؟

سوال نمبر ۳: میرے بھیجے سے اصل غرض کسر صلیب ہے

مرزا قادیانی مجموعہ اشتہارات میں لکھتا ہے:

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیح میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا پورا کیا جائے۔

(مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۶، جلد سوم)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ان کے بھیجے جانے کی غرض "کسر صلیب" ہے

ادھر مرزا قادیانی کا کہنا یہ ہے کہ:

"میں صلیب سے پیار کرتا ہوں"

"حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے گو خدا نے ان کو بچالیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کرکے آخر کشمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچادیا سو انہوں نے صلیب سے پیار کیا ...... سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں"۔

(مجموعہ اشتہارات ص ۱۳۹، جلد سوم)

مرزا قادیانی نے ایک طرف لکھا کہ میں کسر صلیب کے لئے بھیجا گیا ہوں اور دوسری طرف اسی کتاب میں مرزا کا بیان ہے "میں صلیب سے پیار کرتا ہوں"

اب یہ عقدہ قادیانی جماعت حل کرے۔ قادیانیوں نے سو سالہ جشن بھی منالیا ہے کسر صلیب تو کہیں نظر نہیں آرہی میرا خیال یہ ہے کہ قادیانی حضرات اعلان کردیں کہ "کسر صلیب" سے مراد صلیب سے پیار کرنا ہے، قادیانیوں کے حماقت تشریح سے بہتر ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی پیار والی تشریح مان لیں، اپنے گلوں اور اپنی عبادت گاہوں میں صلیب لٹکانا شروع کردیں۔

قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے روک دیا گیا

(رپورٹ ابو ثاقب) چک نمبر ۱۔ تحصیل دنیا پور ضلع لودھراں میں مرزائی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا۔

چک نمبر ۱ تحصیل دنیا پور میں ایک مرزائی مرتد جہنم واصل ہوا اور مرزائیوں نے اس کو مسلمان قبرستان میں دفن کرنے کی کوشش کی تو علاقے کے معززین کثیر تعداد نے جن میں چوہدری نذیر احمد، حاجی فرزند علی، اکبر علی، محمد ریاض، عبدالخالق، محمد طفیل جاوید نے ڈپٹی کمشنر لودھراں اور اے۔ سی دنیا پور سے ملاقات کی اور حالات کی سنگینی کا احساس دلایا۔ تو ڈی سی اور اے سی نے مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکم صادر کیا کہ مرزائی چونکہ کافر ہیں۔ اس لئے ان کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونا منافی اسلام ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ⑥ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر
خصوصی رعایت

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۹۰۰ صفحات

تالیف: مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اختتام تحریک ملک بھر کی مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں
○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات و جرائد کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں ○ تاریخی اشتہارات، نظمیں ○ کتابچے مکمل اشاعت

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ
چار رنگا سرورق مجلد قیمت /۲۰۰

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی

مرزا ناصر و صدر الدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیلات (سوالاً و جواباً) اس میں شامل ہیں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہ راست قومی اسمبلی کی کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ مجلد
چار رنگا ٹائیٹل لیمینیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد
قیمت /۱۵۰ روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از: پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ایم اے، ایل ایل بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار۔ نئے حوالہ جات، اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ، بہترین طباعت، مضبوط و عمدہ جلد، چار رنگا ٹائیٹل۔ ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی سیاسی تلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرے سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴

قیمت /۲۰۰ روپے

احتساب قادیانیت

از قلم: مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظر اسلام کے رد قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ

جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت
بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت۔ مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل۔

صفحات ۳۰۰ قیمت /۱۰۰ روپے

رئیس قادیان

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری کے قلم سے

پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔
مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزا جی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزا جی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ بہترین طباعت مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل صفحات ۶۷۶
قیمت /۱۵۰ روپے

تحفہ قادیانیت (جلد دوم)

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:
○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت ○ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتوی ○ معرکہ قادیان و لاہور ○ ظلی نبوت کا تار عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت ○ مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان —— فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت /۱۵۰

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

• مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
• وی پی نہ ہوگی • پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین

ختم نبوت کانفرنس

۲۵ اکتوبر ۹۶

بروز جمعہ ۲ بجے دن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

بمقام: شاہراہ قائدین، نزد دفتر ختم نبوت پرانی نمائش

زیر صدارت: شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدکم

خصوصی مقالہ: مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

مہمانان خصوصی: **مولانا فضل الرحمان** قائد جمعیت علمائے اسلام پاکستان

لیاقت بلوچ رہنما جماعت اسلامی

مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبد الرحمان سلفی، شاہ فرید الحق، غلام مصطفیٰ جتوئی، مفتی محمد رفیع عثمانی، قاری شیر افضل خان، مولانا محمد اسعد تھانوی، مولانا محمد اسفندیار خان، مولانا بشیر احمد، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا نذیر احمد تونسوی

عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش کراچی

فون نمبر :7780337